اِنَّ الْفَضْلَ بِيَدِ اللّٰهِ يُؤْتِيْهِ مَنْ يَّشَآءُ ۔ عَسٰٓى اَنْ يَّبْعَثَكَ رَبُّكَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

ٹیلیفون نمبر ۳۳

رجسٹرڈ ایل ۳۵

روزنامہ الفضل قادیان

یوم ۔ پنجشنبہ

The ALFAZL QADIAN.

نمبر ۴۴	۲۱ فروری سنہ ۱۹۴۶ء	۱۸ ربیع الاول سنہ ۱۳۶۵ھ	۱۳۲۵ ہش ۲۱ ماہ تبلیغ	جلد ۳۴

مدینۃ المسیح

قادیان ۲۰ ماہ تبلیغ ۔ سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز کے متعلق آج ۹½ بجے شب کی ڈاکٹری اطلاع مظہر ہے ۔ کہ تقریس کے دورہ سے پاؤں میں درد کی تکلیف شروع ہوگئی ہے ۔ احباب حضور کی صحت کے لئے دعا فرمائیں ۔

حضرت اُم المومنین مدظلہا العالی کی طبیعت کل جیسی ہے ۔ احباب حضرت ممدوحہ کی صحت کے لئے دعا کریں ۔

آج یوم مصلح موعود کی خوشی میں سٹار ہوزری کے عملہ نے اڑھائی سو کے قریب غربا ، اور بعض بزرگوں کو کھانا کھلایا ۔

مولوی ابوالخیر محب اللہ صاحب مبلغ نے ولیمہ کی دعوت دی ۔ جس میں بہت سے اصحاب شامل ہوئے ۔ اور دعا کی ۔

یوم مصلح موعود پر نہایت شاندار جلسہ اور نہایت اہم تقریریں

قادیان ۲۰ فروری ۔ آج ۹½ بجے صبح مسجد اقصےٰ میں زیر صدارت آنریبل چودہری سر محمد ظفر اللہ خانصاحب عظیم الشان جلسہ مصلح موعود منعقد ہوا ۔ تلاوت اور نظم کے بعد حضرت صاحبزادہ مرزا ناصر احمد صاحب نے

مصلح موعود کی پیشگوئی کی غرض و غائت

پر نہائت اہم تقریر فرمائی ۔ آپ نے مصلح موعود کی ان علامات کو جو حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام پر خدا تعالےٰ کی طرف سے بذریعہ وحی نازل کی گئیں ۔ قرآن کریم کی آیات سے تطبیق دے کر ثابت کیا ۔ کہ وہ سب کی سب حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز کی ذات والا صفات میں پوری ہوچکی ہیں ۔ مثلاً آپ نے "قربت کا نشان" کے ذکر میں فرمایا ۔ اس میں اس طرف اشارہ کیا گیا ہے کہ مصلح موعود کے ذریعہ جماعت کی خاص تربیت ہوگی ۔ جماعت اس وقت مالی قربانی خاص طور پر کرے گی ۔ اور اس سے اسلام کو تقویت حاصل ہوگی ۔ دوسرا اشارہ اس میں یہ کیا گیا ہے ۔ کہ مذہب کی اصل بنیاد اللہ تعالےٰ کا قرب ہے جس مذہب میں یہ بات نہیں وہ مردہ ہے ۔ اور خدا تعالےٰ کے قرب کی سب سے بڑی علامت یہ ہے ۔ کہ وہ اپنے مقرب سے کلام کرتا ہے ۔ اور اہم خبریں قبل از وقت بتاتا ہے ۔ جو غیر معمولی حالات میں پوری ہوتی ہیں ۔ قربت کے نشان میں یہ بتایا ۔ کہ احیائے اسلام اور رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کی صداقت ثابت کرنے کے لئے مصلح موعود پر کلام الٰہی نازل ہوگا ۔ اور یہ اس کی صداقت کا نشان ہے ۔

"فضل اور احسان کا نشان" کے متعلق فرمایا ۔ اس میں اس طرف اشارہ ہے کہ ایسی جماعت قائم کی جائے گی ۔ جو خدا تعالےٰ سے محبت کریگی ۔ اور خدا تعالےٰ اس سے محبت کرے گا ۔ یہ جماعت اللہ کے دین کی اشاعت کریگی ۔ اور کسی کے اعتراضات اور مخالفتوں سے نہ ڈرے گی ۔ "فتح اور ظفر کی کلید" کے متعلق فرمایا ۔ اس سے یہ مراد ہے ۔ کہ اس وقت مصلح موعود کی کوششوں سے ایسے حالات پیدا ہو جائینگے ۔ کہ گروہ در گروہ لوگ اسلام میں داخل ہونے شروع ہو جائیں گے "اے مظفر تجھ پر سلام" کے متعلق فرمایا ۔ اس عظیم الشان نشان کے پورے ہونے اور مصلح موعود کی کامیابی پر اسے مظفر قرار دیا گیا ہے ۔

آخر میں آپ نے فرمایا ۔ احباب جماعت اس نشان کی اہمیت کو سمجھیں ۔ اور کوشش کریں کہ جب خدا تعالےٰ کے فرشتے "اے مظفر تجھ پر سلام" کا نعرہ بلند کر رہے ہوں ۔ تو ہم بھی اس گروہ میں شامل ہوں جو مظفر کا گروہ ہے

جناب سید زین العابدین ولی اللہ شاہ صاحب نے تقریر کرتے ہوئے فرمایا ۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے الہام میں مصلح موعود کی ایک علامت

قوی الطاقتین

بیان کی گئی ہے ۔ اس سے جسمانی اور روحانی دونوں طاقتیں مراد ہیں ۔ مصلح موعود کے متعلق جو علامات بیان کی گئی ہیں ۔ وہ ایسی واضح ہیں ۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ایڈیٹر ۔ غلام نبی

بھائی عبدالرحمن صاحب قادیانی پرنٹر و پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس قادیان میں چھاپا اور قادیان سے شائع کیا ۔

کہ موجودہ زمانہ میں ان کے متعلق کچھ کہنے کی ضرورت نہیں۔ مگر حضور کے ساتھ کام کرنے کی جن لوگوں کو سعادت حاصل ہے۔ ان کے لئے ضروری ہے۔ کہ وہ ایسے واقعات بیان کریں۔ جن سے علامات کی صداقت میں اضافہ ہوتا ہے۔

اس کے بعد آپ نے فرمایا۔ حضور پر کئی بیماریوں کا کئی بار شدید حملہ ہوا۔ تین دفعہ کے شدید حملوں کا تو مجھے علم ہے۔ معمولی بیماری کی حالت میں بھی انسان مجبور ہوتا ہے۔ کہ آرام کرے۔ اور کام کے بوجھ کو اتار کر رکھ دے۔ مگر میں نے ناظر دعوۃ و تبلیغ کے طور پر اور اب ناظر امور عامہ کی حیثیت میں کام کرتے ہوئے دیکھا ہے۔ کہ بیماری کے شدید سے شدید حملہ کے وقت بھی حضور نہایت سرگرمی سے کام میں معروف رہتے ہیں۔ بلکہ میں تو کہونگا۔ کہ بیماری کا حملہ جتنا شدید ہو۔ حضور کو سلسلہ کی ضروریات اور دین کے کاموں کو سرانجام دینے کا احساس اتنا ہی زیادہ بڑھ جاتا ہے۔ ادھر بیماری کا حملہ ہوتا ہے۔ اور ادھر حضور کو بے حد فکر پیدا ہو جاتا ہے۔ کہ اس وجہ سے سلسلہ کے کسی کام کو نقصان نہ پہنچ جائے۔ اور ایسی حالت میں حضور کی توجہ دوگنی ہو جاتی ہے۔

اس سلسلہ میں آپ نے جو واقعات بیان فرمائے ان میں سے ایک یہ تھا۔ کہ دوران جنگ جب قادیان میں خوراک کی تکلیف پیدا ہوئی۔ اور حضور نے ایک کمیٹی مقرر فرمائی۔ تو ان دنوں حضور بیمار تھے۔ میں نے دیکھا کہ جوں جوں بیماری بڑھتی گئی۔ حضور کی توجہ زیادہ سے زیادہ ہوتی گئی۔ پہلے اگر روزانہ ایک دفعہ رپورٹ طلب فرماتے۔ تو پھر دن میں دو دو تین تین دفعہ طلب فرمانے لگے۔ تاکہ ہم کام کرنے والے کسی قسم کی سستی نہ کریں۔

غرض حضور کو ایسی غیر معمولی جسمانی طاقت دی گئی ہے۔ کہ جس کا اندازہ لگانا مشکل ہے ہم لوگ جب کام کرتے کرتے تھک جاتے اور یہ سمجھتے ہیں کہ حضور بھی تھک گئے ہیں۔ اس وقت بھی حضور بڑے انہماک سے کام میں مصروف ہوتے ہیں۔ اسی طرح روحانی طاقت کا بھی ہم میں سے ہر ایک گواہ ہے۔ جب حضور کسی موضوع پر تقریر فرماتے ہیں۔ تو ایسا محسوس ہوتا ہے۔ کہ ہم روحانیت کی فضا میں اڑے چلے جا رہے ہیں۔ یہ میرا تجربہ ہے

آخر میں آپ نے فرمایا۔ مجھے ایک بات کا افسوس ہر وقت دامن گیر رہتا ہے۔ اور وہ یہ کہ آج ہم حضور کی غیر معمولی مصروفیتوں اور بے مثال طاقتوں کو دیکھتے ہیں اور ہمارے ایمان میں اضافہ ہوتا ہے۔ مگر بعد میں آنے والوں کو یہ باتیں کس طرح معلوم ہونگی۔ اس کے لئے میرے دل میں خواہش پیدا ہوتی ہے۔ کہ ان واقعات کو کسی طرح تحریر میں لایا جائے۔ تاکہ بعد میں آنے والے ان سے فائدہ اٹھا سکیں۔ میری یہ تمنا ہے۔ کہ ایسے واقعات جو اس پیشگوئی سے تفصیلی تعلق رکھتے ہیں۔ وہ قلمبند کئے جائیں۔ اور حضور کے ساتھ کام کرنے والوں میں سے کوئی ان واقعات کو قلمبند کر کے محفوظ کرتا جائے۔

جناب قاضی محمد نذیر صاحب لائل پوری نے

خلافت مصلح موعود

پر تقریر کرتے ہوئے فرمایا۔ خلافتیں کئی رنگ کی ہوتی ہیں۔ مگر حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ کی خلافت کی ایک خصوصیت یہ ہے۔ کہ اللہ تعالےٰ نے آپ کا نام لیکر پیشگوئی کی۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو آپ کا نام بتایا۔ اور ساتھ ہی آپ کی زندگی کا تفصیلی پروگرام بھی بتا دیا۔ بلکہ نبی کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے بھی مصلح موعود کی پیشگوئی فرمائی ہے مصلح موعود کے ذریعہ اس نور کو جس کی ابتدا حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے کی۔ اکناف عالم میں پھیلانا مقدر ہے۔ گویا مصلح موعود کا کام حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے کام کی تکمیل ہے۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے لکھا ہے۔ کہ میری اولاد کے ذریعہ حمایت اسلام کی بنیاد رکھی گئی ہے۔ اور مولوی محمد علی صاحب نے حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ کے وجود کو حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی صداقت میں پیش کرتے ہوئے لکھا ہے۔ کہ یہ ایک ایسا نورانی وجود ہے۔ جس کی نظیر نہیں ملتی۔ اس طرح انہوں نے تسلیم کر لیا۔ کہ خدا تعالیٰ نے حمایت اسلام کا جوش بچپن سے ہی آپ میں رکھ دیا تھا۔

مصلح موعود کا ایک کام یہ بتایا گیا ہے کہ تا دین اسلام کا شرف اور کلام اللہ کا مرتبہ ظاہر ہو۔ اس سے ظاہر ہے۔ کہ مصلح موعود کی خلافت نے خدا تعالیٰ کی قدرت ثانی کا ثبوت پیش کرنا ہے۔ دوسرے خدا تعالےٰ نے اپنی تجلی کے ذریعہ یہ رنگ پیدا کرنا ہے۔ کہ مصلح موعود کا وجود اللہ تعالےٰ کی ہستی پر ایمان اور یقین پیدا کرنے کا باعث ہو۔ اب دیکھئے حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالےٰ جن حالات میں خلیفہ ہوئے۔ وہ نہایت عجیب ہیں۔ تمام سربرآوردہ لوگ آپ کے خلاف تھے۔ اس وقت اللہ تعالےٰ نے اپنی قدرت کی تجلی اس طرح ظاہر کی کہ سخت مخالف حالات میں آپ کو خلیفہ بنا دیا۔ اور مخالفین کے مقابلہ میں کامیاب کیا۔ پھر حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالےٰ نے قرآن کریم کی بے نظیر خدمت کی ہے۔ آپ کی تفسیر القرآن سے دنیا پر خدا تعالےٰ کے کلام کا مرتبہ ظاہر ہو رہا ہے۔ آپ نے [illegible] مخالفین کو بالمقابل تفسیر نویسی کے لئے [illegible] یا۔ مگر کوئی سامنے نہیں آیا جس طرح حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے بلانے پر کوئی نہ آیا تھا۔ اس سے ظاہر ہے۔ کہ آپ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے مثیل۔ آپ کے سچے جانشین۔ مصلح موعود اور آپ کے برحق خلیفہ ہیں۔

مولوی غلام احمد صاحب نے

"قومیں اس سے برکت پائینگی"

کے موضوع پر تقریر کی۔ آپ نے اس کا مطلب یہ بیان کیا۔ کہ تمام دنیا کی قومیں تمام قسم کی برکتیں روحانی و جسمانی مصلح موعود کے ذریعہ کثرت سے پائینگی۔ یہ بشارت آپ کی ولادت سے بھی پہلے بذریعہ الہام بیان کر دی گئی تھی۔ آپ نے بتایا کہ مندرجہ ذیل ممالک کی قوموں کے برکت پانے کا انتظام ہو چکا ہے۔ اور وہاں احمدیہ مشن قائم ہو گئے ہیں۔ امریکہ انگلستان۔ نائیجیریا۔ گولڈ کوسٹ روس۔ ایران۔ جاوا۔ سماٹرا۔ بورنیو۔ فلسطین سنگاپور۔ یوگنڈا۔ ملایا۔ ہانگ کانگ۔ اٹلی پولینڈ۔ اور تیس کے قریب مبلغین حضور نے حال میں بھیجے ہیں۔ یہ قوموں کے برکت پانے کا انتظام ہے۔ پھر وہ قومیں جو حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو قبول کر چکی ہیں۔ یعنی احمدی ہو گئی ہیں۔ وہ بے شمار دینی اور دنیوی برکات پا رہی ہیں۔

مولوی محمد سلیم صاحب نے

"اسیروں کی رستگاری کا موجب"

پر تقریر فرمائی۔ آپ نے بتایا۔ کہ پیشگوئی کی یہ شق ابھی بہت کچھ مستقبل کے پردہ میں چھپی ہوئی ہے۔ تاہم ہمیں وہ دن یاد ہیں۔ جب کشمیر میں مسلمانوں پر مظالم توڑے جاتے تھے۔ ۹۰-۹۵ فیصدی ہوتے ہوئے بھی ان کو معمولی انسانی حقوق حاصل نہ تھے مگر حضور کی کوششوں سے ان کو بہت سے حقوق مل گئے۔ اور اگر احرار فتنہ پردازی نہ کرتے۔ تو اس وقت تک بہت کچھ مل چکا ہوتا۔ یہ حالات ایک حد تک ظاہر کرتے ہیں۔ کہ آپ ان اسیروں کی رستگاری کا باعث ہوئے۔ (۲) غیر مبائعین نے فتنہ کھڑا کر کے جماعت کو اس گڑھے میں ڈالنا چاہا۔ جس سے حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے نکالا تھا۔ کہ اب کسی قسم کا نبی نہیں آ سکتا۔ اور نہ آپ کے بعد خلیفہ ہو سکتا ہے۔ اس سے جماعت کو حضور نے بچایا۔ (۳) ملکانوں کو ارتداد کے گڑھے میں گرنے سے بچایا۔ (۴) نہرو رپورٹ کی مخالفت کر کے مسلمانوں کو ہندوؤں کی غلامی سے بچایا۔ (۵) مسلمان صدیوں سے ہندوؤں کی اقتصادی غلامی میں پڑے تھے۔ وہ ہندوؤں سے ہر چیز خریدتے۔ مگر ہندو ان سے نہ خریدتے۔ حضور نے مسلمانوں کو توجہ دلائی۔ کہ خود دکانیں کھولیں۔ اس میں بڑی کامیابی ہوئی۔ اور مسلمانوں کو بے حد فائدہ پہنچا۔ اور پہنچ رہا ہے۔

مولوی نور الحق صاحب نے

"مصلح موعود سے قبل بشیر کے آنے میں حکمت"

پر جو مضمون پڑھا۔ وہ اسی اخبار میں درج کیا گیا ہے۔

آخر میں مکرم مولوی ابوالعطاء صاحب نے

مصلح موعود کی پیشگوئی پر غیر مبائعین کے اعتراضات کے جواب

میں تقریر فرمائی۔ اور جلسہ ایک بجے دعا پر جو جناب خانصاحب مولوی فرزند علی صاحب نے کرائی۔ [illegible]

خواتین کا جلسہ [illegible]

Digitized by Khilafat Library Rabwah

مصلح موعود سے پہلے بشیر کے آنے میں چار حکمتیں

حسب ذیل تقریر مکرم مولوی نور الحق صاحب واقف زندگی نے یوم مصلح موعود کے جلسہ میں کی۔

مصلح موعود کی خبر

ازل سے یہ مقدر تھا۔ کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے تیرہ سو سال بعد مسیح موعود مبعوث ہوں۔ اور آپ کے ذریعہ دنیا میں ایک ایسا انقلاب پیدا کیا جائے۔ جس کو ایک نیا جہان کہا جا سکے۔ اور اس انقلاب کے پیدا کرنے میں حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کا ایک مددگار آپ ہی کی نسل سے بھی ہو۔ چونکہ یہ انقلاب ایک بڑی شان رکھتا تھا۔ اس لئے حضرت آدم سے لے کر آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم تک سب نبی حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی بعثت کی خبر دیتے رہے۔ اور پرانی مذہبی کتابوں سے معلوم ہوتا ہے۔ کہ مسیح موعود علیہ السلام کی خبر کے ساتھ آپ کے مددگار کی بھی خبر دی جاتی رہی۔ اور ایسی ہی خبر آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے بھی دی۔ بالآخر وہ وقت آ پہنچا۔ کہ مسیح موعود کا ظہور اس دنیا میں ہوا۔ اور آپ کو آپکے مددگار اور مصلح عالم کے اس دنیا میں آنے کی خبر ان الفاظ میں دی گئی

"تجھے بشارت ہو کہ ایک وجیہہ اور پاک لڑکا تجھے دیا جائیگا۔ ایک زکی غلام تجھے ملیگا۔ وہ لڑکا تیرے ہی تخم سے تیری ہی ذریت و نسل ہوگا"

بشیر اول کی ولادت

لیکن اس کے ساتھ ہی اللہ تعالےٰ نے فرمایا کہ اس پسر موعود سے پہلے حضرت مسیح موعودؑ کے ہاں ایک اور لڑکا پیدا ہوگا۔ جو تھوڑا عرصہ زندہ رہ کر وفات پا جائیگا۔ چنانچہ فرمایا۔

"خوبصورت پاک لڑکا تمہارا مہمان آتا ہے اس کا نام عمنوائیل اور بشیر بھی ہے۔ اس کو مقدس روح دی گئی ہے۔ اور وہ رجس سے پاک ہے۔ وہ نور اللہ ہے مبارک وہ جو آسمان سے آتا ہے۔"

چنانچہ یہ پیشگوئی پوری ہوئی۔ اور حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے ہاں ۷ اگست ۱۸۸۷ء کو ایک لڑکا پیدا ہوا۔ منشاء الٰہی کے ماتحت اس کا نام بشیر احمد رکھا گیا۔ اور ۴ دسمبر ۱۸۸۷ء کو بعمر ۱۶ ماہ فوت ہو گیا۔ اور اس طرح عالم الغیب خدا کے یہ الفاظ پورے ہو گئے کہ "خوبصورت پاک لڑکا تمہارا مہمان آتا ہے۔ اس کا نام عمنوائیل اور بشیر بھی ہے"

پسر موعود کی آمد

اس لڑکے کی وفات کے بعد اللہ تعالےٰ نے حسب وعدہ پسر موعود اور مصلح موعود کو اس دنیا میں بھیجا۔ کیونکہ اللہ تعالےٰ نے یہی وعدہ فرمایا تھا۔ کہ بشیر کی وفات کے بعد مصلح موعود کو بھیجا جائیگا۔

اللہ تعالےٰ اگر چاہتا تو یہ بھی کر سکتا تھا کہ مصلح موعود کے آنے سے پہلے کسی اور فوت ہونے والے لڑکے کو اس دنیا میں نہ بھیجتا۔ اور پسر موعود کی پیشگوئی کے بعد اولاً ہی مصلح موعود کو بھیجدیتا۔ لیکن اس نے اپنی خاص حکمتوں کی بناء پر ایسا نہ کیا۔ بلکہ مصلح موعود سے پہلے ایک اور لڑکے کو بھیجا۔

خدا تعالےٰ کے اس فعل سے ہمارا ناقص دماغ بعض حکمتیں اخذ کرتا ہے۔ جو مصلح موعود سے پہلے ایک جلد فوت ہو جانے والے لڑکے کے بھیجے جانے میں تھیں۔ تو روح اپنے مولےٰ کے حضور جھک جاتی ہے۔ کیونکہ یہ نظر آجاتا ہے۔ کہ مصلح موعود سے پہلے ایک جلد فوت ہو جانے والے لڑکے کا آنا ایک خاص مقصد اور اہم غرض کے لئے تھا۔

یوسف کی خبر لانے والا بشیر

سب سے پہلی حکمت مصلح موعود سے پہلے ایک غیر مقصود اور عارضی وجود کے آنے میں یہ تھی۔ کہ اللہ تعالےٰ نے مصلح موعود اور پسر موعود کا نام اپنی بعض خاص حکمتوں کی بناء پر یوسف رکھا۔ (تذکرہ صـ ۱۶۵) کیونکہ اس کو کئی باتوں میں حضرت یوسف علیہ السلام سے مماثلت تھی۔ اور اس کی زندگی میں ایسے واقعات پیش آنے والے تھے۔ جیسے حضرت یوسف علیہ السلام کو زمانہ ماضی میں پیش آئے۔ اور اس طرح مصلح موعود کا نام یوسف بتا کر حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو حضرت یعقوبؑ سے مماثلت پیدا کی۔ کیونکہ ان کے ساتھ وہی بات ہونے والی تھی۔ جو حضرت یوسفؑ کے باپ حضرت یعقوبؑ سے ہوئی۔ تاریخ سے یہ پتہ چلتا ہے۔ کہ حضرت یوسف علیہ السلام کو اپنے بھائیوں کے مخالف ہونے کی وجہ سے اپنے باپ سے ایک عرصہ تک جدا رہنا پڑا۔ اور آپ کے بھائی آپ کے والد کو اس جدائی کے زمانہ میں یہ کہتے رہے۔ کہ یوسف کا ملنا اب ناممکن ہے۔ لیکن حضرت یعقوب علیہ السلام کو خدا نے بتایا۔ کہ یوسف زندہ ہے۔ اور اس کا تجھ سے ملنا یقینی ہے۔ چنانچہ آپ وقتاً فوقتاً اس کا ذکر کرتے رہے۔ اور اس کے جواب میں حضرت یوسف علیہ السلام کے بھائی کہتے رہے۔ کہ تاللّٰہ تفتؤ تذکر یوسف حتیٰ تکون حرضاً او تکون من الھالکین کہ جب یوسف کا ملنا ناممکن ہے۔ تو اس کی یاد میں آنسو بہانا بے فائدہ ہے لیکن حضرت یعقوب اس یقین پر تھے۔ کہ خدا کی بات ضرور پوری ہوگی۔ اور یوسف آخر ملکر رہے گا چنانچہ وہ وقت آ گیا۔ جب یوسفؑ کی ہلاکت اور موت کی خبر سنانے اور اس کے ملنے کی خبر ناممکن قرار دینے والوں نے خود ہی یوسفؑ کو ڈھونڈ لیا۔ اور حضرت یوسفؑ نے اپنے زندہ ہونے کی خوشخبری دینے کے لئے ایک شخص کو بھیجا جس کا نام قرآنمجید نے بشیر رکھا ہے۔ حضرت یوسفؑ نے اپنی ایک نشانی اس بشیر کو دی۔ تا حضرت یعقوب علیہ السلام اس بات پر بصیرت سے قائم ہو جائیں۔ کہ میں زندہ موجود ہوں۔ چنانچہ قرآن مجید نے اس واقعہ کو یوں بیان فرمایا ہے۔ اذھبوا بقمیصی ھذا فالقوہ علی وجہ ابی یات بصیراً۔ واتونی باھلکم اجمعین ولما فصلت العیر قال ابوھم انی لاجد ریح یوسف لولا ان تفندون قالوا تاللہ انک لفی ضلالک القدیم فلما ان جاء البشیر القاہ علی وجھہ فارتد بصیراً قال الم اقل لکم انی اعلم من اللہ ما لا تعلمون۔ جیسا کہ میں پہلے بتا چکا ہوں اللہ تعالےٰ نے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کو مثیل یوسف کے ملنے کی خبر دی، اور لوگوں نے تکذیب کی۔ اور کہا۔ یہ پیشگوئی پوری نہیں ہوگی۔ لیکن خدا کا مرسل اس الٰہی کلام پر یقین رکھتے ہوئے یہی کہتا رہا۔ کہ یوسف ضرور ملکر رہے گا۔ خواہ کچھ بھی ہو۔ آخر وہ وقت آ گیا۔ جبکہ یوسفؑ نے ظہور پذیر ہونا تھا۔ اور دنیا نے الٰہی کلام کو پورا ہوتے دیکھنا تھا۔ لیکن جسطرح یوسف اول کے ملنے سے پہلے حضرت یعقوب علیہ السلام کے پاس ایک "بشیر" ان کے ملنے کی خوشخبری دینے کے لئے آیا تھا۔ اسی طرح حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے پاس یوسف ثانی کے آنے سے پیشتر ضروری تھا۔ کہ ایک بشیر اس یوسف کی خبر لاتا۔ چنانچہ خدا تعالےٰ نے ایسا ہی کیا۔ اور مصلح موعود کے آنے سے پہلے "بشیر" کو بھیجدیا۔ جو اصل مقصود نہ تھا بلکہ اپنے بعد آنے والے کی خوشخبری دینے والا تھا۔ اور یہ بتانے والا تھا۔ کہ اس کے بعد یوسف کا آنا یقینی ہے۔ پس اللہ تعالےٰ نے مصلح موعود کا نام یوسف رکھتے ہوئے اور حضرت مسیح موعودؑ کو یعقوبؑ قرار دیتے ہوئے مصلح موعود کی حضرت یوسفؑ کے واقعات کے ساتھ باریک در باریک مشابہت قائم کر دی۔ تا دنیا الٰہی حکمتوں کو دیکھ کر اس کے آستانہ پر جھکے

بارش سے پہلے بادلوں کی گرج

دوسری حکمت مصلح موعود سے پہلے "بشیر" کے آنے میں یہ تھی۔ کہ اللہ تعالےٰ نے مصلح موعود کو رحمت کی بارش قرار دیا ہے۔ جیسا کہ فرمایا۔ کصیب من السماء فیہ ظلمات ورعد وبرق (تذکرہ صـ ۱۴۶) اور جس طرح بارش سے پہلے بادلوں کی گرج ہوتی ہے۔ جو بارش کے آنے کی خوشخبری دیتی ہے۔ اسی طرح مصلح موعود کے آنے سے پہلے بشیر کی آمد ایک گرج تھی۔ ایک رعد اور برق کا نظارہ تھا۔ جو اپنے بعد رحمت کی بارش کے آنے کی خبر دے رہا تھا۔ اور چونکہ رعد و برق اصل مقصود شے نہیں ہوتی۔ یہ ایک عارضی اور وقتی چیز ہوتی ہے۔ اسی طرح بشیر اصل مقصود نہ تھا۔ وہ وقتی اور عارضی تھا۔ اصل مقصود مصلح موعود اور رحمت کی بارش تھی۔ جو بشیر کے بعد آنے والی تھی۔ چنانچہ ایسا ہی ہوا۔ اور بادلوں کی گرج کے زائل ہونے پر رحمت کی بارش برسنے لگی۔

سورج کے طلوع ہونے سے پہلے عارضی سرخی

تیسری حکمت مصلح موعود سے پہلے بشیر کے آنے میں یہ ہے کہ اللہ تعالےٰ نے مصلح موعود کو استعدادی طاقتوں کے لحاظ سے روحانی سورج قرار دیا ہے۔ جیسے کہ [illegible]

چنانچہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام حضرت مصلح موعود کو اسی نام سے یاد فرماتے ہیں۔ چنانچہ فرمایا ؎

دیئے تو نے مجھے یہ مہر و مہتاب
یہ سب ہیں میرے پیارے تیرے اسباب
دکھایا تو نے وہ مرے رب ارباب
کہ کم ایسا دکھا سکتا کوئی خواب

یعنی مصلح موعود "مہر روحانی" ہے۔ اور یہ سب دنیا جانتی ہے۔ کہ سورج کے طلوع ہونے سے پہلے افق پر سرخی نمودار ہوتی ہے۔ جو سورج کے چڑھنے کی خوشخبری دے رہی ہوتی ہے۔ اور تھوڑی دیر کے بعد وہ زائل ہو جاتی ہے۔ اسی طرح جب "مہر روحانی یعنی مصلح موعود نے طلوع کرنا تھا۔ اس سے پہلے ایک سرخ عارضی روشنی "بشیر کی صورت" میں بھیجی گئی۔ جو اصل مقصود نہ تھی۔ ہاں صرف سورج کے چڑھنے کی خبر دے رہی تھی۔ الغرض بشیر آیا۔ اور مصلح موعود کے آنے کی خبر دے کر چلا گیا۔ کیونکہ خدا نے کہا تھا۔ اس کے ساتھ فضل ہے۔ جو اس کے آنے کے ساتھ آئیگا۔

چاند چڑھنے سے پہلے ظلمت

دوسری حکمت مصلح موعود سے پہلے بشیر کے آنے میں یہ ہے۔ کہ اللہ تعالےٰ نے مصلح موعود کو روحانی استعدادوں کے لحاظ سے چاند اور قمر بھی قرار دیا ہے چنانچہ اللہ تعالےٰ نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو مخاطب کرتے ہوئے فرمایا۔ یاتیک قمر الانبیاء و امرک یتأتی کہ اے اللہ کے نبی تیرے پاس قمر الانبیاء آئیگا۔ جس کے ذریعہ تیرا کام تکمیل کو پہنچیگا۔ پھر حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے بھی مصلح موعود کو اسی نام سے پکارا چنانچہ آپ فرماتے ہیں ؎

بشارت دی کہ اک بیٹا ہے تیرا
جو ہوگا ایک دن محبوب میرا
کروں گا دور اس مہ سے اندھیرا
دکھاؤں گا کہ اک عالم کو پھیرا

الغرض مصلح موعود کا ایک نام قمر بھی ہے اور یہ بات مخفی نہیں کہ چاند کے افق پر آنے سے پہلے ظلمت کی راتیں آتیں ہیں اور ان کا آنا ضروری ہے۔ لیکن یہ ظلمت کی راتیں چاند کے افق پر چمکنے کی بشارت دیتی ہیں۔ پس اسی طرح بشیر کا آنا اور فوت ہو جانا ایک ظلمت تھی۔ جو "چاند" کے قطعی طور پر افق پر نظر آنے کی خبر دے رہی تھی۔ اور اس ظلمت کا وجود عارضی تھا۔ چنانچہ یہ ظلمت اپنا کام کرکے چلی گئی۔ اسکے بعد وہ چاند طلوع ہوا جسنے اس ظلمت کے بعد آنا تھا۔ پس مصلح موعود سے پہلے بشیر کا آنا یونہی نہیں تھا۔ بلکہ اپنے اندر عجیب و غریب حکمتیں رکھتا تھا۔ چنانچہ جب ہم ان حکمتوں پر غور کرتے ہیں۔ تو ہماری روح حکیم خدا کے آستانہ پر جھک جاتی ہے۔

دعا

بالآخر دعا ہے۔ کہ اے خدا جب تو نے ہمیں یوسف سے نوازا ہے۔ تو ہمیں یوسف کے شیدائیوں میں سے بنا اور جب تو نے ہم پر رحمت کی بارش برسائی ہے۔ تو ہمیں اس سے کامل فیض حاصل کرنے کی طاقتیں عطا فرما۔ اور جب تو نے دنیا روشن کرنے کیلئے سورج چڑھایا ہے۔ تو ہمیں وہ آنکھیں عطا کر جس سے ہم اس سورج سے پورا فائدہ حاصل کر سکیں۔ اور جب تو نے ہمیں چاند دکھایا ہے۔ تو ہمیں وہ قوت بخش کہ ہم اس کے جمال سے متمتع ہو سکیں۔ کیونکہ سب قوت تیرے ہی ہاتھ میں ہے۔ جس کو چاہتا ہے تو دیتا ہے۔ اور جس کو چاہتا ہے نوازتا ہے۔ سب خیر و برکت تیرے ہی ہاتھ میں ہے۔

احمدیت کی عظیم الشان فتح

سکندر آباد سے ایک اہل حدیث صاحب امرتسر مولوی ثناء اللہ صاحب کے پاس محض اس غرض سے پہنچے۔ کہ ان سے حلف اٹھوائیں مگر جس طرح اوروں کو ٹالتے رہے اس طرح ان کو بھی ٹال دیا۔ نتیجہ یہ ہوا کہ یہ صاحب بھی احمدی ہو گئے۔ اگر اہل حدیث بھائی اپنے عقاید صحیح سمجھتے ہیں۔ تو مولوی ثناء اللہ صاحب کو مجبور کریں کہ وہ حلف اٹھائیں۔ ورنہ ان کو چاہئیے کہ وہ حق کی طرف رجوع کریں۔ یہ احمدیت کی عظیم الشان فتح ہے۔ کہ غیر احمدیوں کا ایسا مشہور مولوی اسطرح مغلوب ہو گیا اور حلف اٹھانے سے صاف انکار کر رہا ہے۔ جس کا نتیجہ یہ نکل رہا ہے کہ کئی اصحاب احمدی ہو چکے ہیں۔

شانِ مصلح موعود

از سمیع اللہ صاحب قیصر

السلام اے مظہر نور حقیقت السلام
السلام اے محرم سرِ طریقت السلام
جلوہ افگن ہے وہ تیرا معرفت افزا جمال
لمعۂ حسن ازل ہے عشق خود آرا تیرا
تیرے دل میں موجزن ہے بحر عشق مصطفےٰ
اس طرف تو عشقِ نیک انجام کی روشن شبیہ
آسمانِ دیں پہ جاری ہے ترا شمسی نظام
تجھ پہ ہے اسلام نازاں اے گرامی ارجمند
آسماں سے وعدۂ فتح و ظفر لایا ہے تو
عہد ماضی کی نگاہوں میں بھی عظمت تھی تری
اس زمانے کی خبر دی تھی بزرگوں نے ہمیں
حق نے بھیجا تجھ کو حق کی ہمنوائی کیلئے
آنے والے مرحبا صد مرحبا صد مرحبا
امر ربی تیری صورت بنکے صادر ہو گیا
ہے ثبوتِ وحیِ حق تیرا وجود پاک بھی
تو ظہورِ وحیِ حق تو مصلح موعود ہے
ہے محیطِ دین و دنیا وسعتِ داماں تری
رہ نوردوں کے لئے اعلامِ یزدانی ہے تو
تو زمانے کے حوادث میں غریبوں کا کفیل
کیا عرب اور کیا عجم ہر دل میں ہے عظمت تری
بہرِ تسخیرِ جہاں فضلِ عمرؓ آیا ہے تو
ہند کے جلووں کو تو نے عالم آرا کر دیا
روح کو بیدار کرتی ہے تری موجِ نفس
تو نے فرزانوں کو احساسِ وفاداری دیا

السلام اے ہادیٔ راہ شریعت السلام
السلام اے مہبطِ وحیِ سکینت السلام
جس کے پرتو سے ہے روشن عقل فعل و انفعال
موجبِ یاد الٰہی لطف نظارا تیرا
تو بہ تو بہ تیرا ادراک اور عقلِ نارسا
اُس طرف ہنگامہ آرا عقلِ رہبان و فقیہ
نور افشاں ہیں ترے دم سے مہ و انجم تمام
فہمِ انساں سے ہے تیرا منصب ہستی بلند
جستجو تھی جس کی وہ شام و سحر لایا ہے تو
برگزیدوں کے دلوں میں بھی محبت تھی تری
تیری آمد کی بشارت دی تھی نبیوں نے ہمیں
اور اسیرانِ مصائب کی رہائی کیلئے
تو ہے مظہر اشتہارِ سبز کے اعجاز کا
لیکھرامِ بدزباں کا کذب ظاہر ہو گیا
دشمن بدخواہ کا انجام عبرتناک بھی
یادگار و جانشینِ مہدیِ مسعود ہے
مُظہرِ فیضِ خدا ہے مجلسِ عرفاں تری
گمشدوں کے واسطے قندیل رہبانی ہے تو
ہے نوائے وقت میں تیری صداقت کی دلیل
مشرق و مغرب ہیں اب جولانگہِ ہمت تری
آسمانی بادشاہت کی خبر لایا ہے تو
عظمتِ عہدِ کہن کو آشکارا کر دیا
نغمۂ جاں بخش ہے تیری امامت کا جرس
خفتگانِ دہر کو پیغام بیداری دیا

السلام اے جلوہ گاہِ حسن و احساں السلام
السلام اے مخزنِ انوارِ عرفاں السلام

Digitized by Khilafat Library Rabwah

سکھ صاحبان کے اعتراضات

اور

ان کے جواب

حال میں سکھوں کی ایک تقریب کے موقعہ پر ان کے چند اعتراضات سننے کا موقعہ ملا۔ جن کے جواب عرض کئے جاتے ہیں:۔

ایک بہت بڑا اور اہم اعتراض یہ کیا گیا۔ کہ اگر گورو نانک کو مسلمان سمجھا جائے تو ان کے خلیفہ اول و دوم و سوم کو بھی مسلمان ماننا پڑیگا۔ حالانکہ وہ مسلمان نہ تھے۔ بلکہ ہندو یا سکھ تھے۔ پس جب بعد میں آنے والے گورو مسلمان نہ تھے۔ تو ان کا مرشد کیسے مسلمان ہوا۔

اس کے متعلق گزارش ہے حضرت بابا نانک صاحب کے بعد آنے والے گورو صاحبان کو بابا صاحب کے کفر یا اسلام کے ثبوت میں کیونکر پیش کیا جا سکتا ہے۔ جبکہ سکھ کتب اس بات پر شاہد ہیں۔ کہ بابا صاحب کے اسلام کا اعلان مسلمانوں نے نہایت واضح الفاظ میں بابا صاحب کی وفات پر کیا تھا۔ چنانچہ ایک سکھ ودوان سردار خزان سنگھ صاحب تحریر فرماتے ہیں۔ The Mohammadans maintained that being a Mohammadan his remains should be buried according to Moslem rites. (History of Sikh religion P. 11)

یعنی جب ان کی وفات ہوئی ۔ ۔ ۔ تو ان کے مسلمان سیوک کہتے تھے۔ کہ وہ مسلمان تھے۔ ان کی نعش کو دفن کرنا چاہیئے۔"

(رسالہ امرت امرتسر نومبر ۱۹۳۶ء)

گوردوارہ ٹربیونل کے فاضل ججوں نے بھی لکھا ہے۔ کہ

"بعض لوگوں کا خیال ہے کہ (دیکھو ہیو صاحب کی ڈکشنری آف اسلام) گورو نانک صاحب نے اپنے مخصوص عقائد اسلام سے اخذ کئے ہیں۔ یہ سچی بات ہے کہ انہوں نے اپنے آپ کو اسلام کے خلاف ظاہر نہیں کیا۔ اور اس سے ایک مسلمان فقیر کے لباس میں کہ کی یاترا کی!" (فیصلہ اداسی سکھ ہن ص۲۲)

پس جب یہ حقیقت ہے۔ اور خود سکھوں کو مسلم ہے۔ کہ بابا صاحب کی وفات پر مسلمانوں نے بابا صاحب کے مسلمان ہونے کا اعلان کیا تھا۔ اور آپ کی نعش کے دفن کرنے کا مطالبہ پورے زور سے کیا۔ اس وقت بابا صاحب کے بعد آنے والے سکھ گورو صاحبان کہاں تھے۔ اس وقت کے مسلمانوں کے سامنے تو صرف اور صرف حضرت بابا نانک صاحب کی اپنی زندگی تھی۔ کیونکہ بابا صاحب کے اسلام کا اعلان کرنے والے وہ لوگ تھے۔ جن میں بابا صاحب کی زندگی بسر ہوئی تھی۔ اور جو بابا صاحب کے عقائد اور اعمال کے عینی شاہد تھے۔ یہی وجہ ہے۔ کہ کسی بھی گورو صاحب نے مسلمانوں کے اس مطالبہ کا رد نہ کیا۔ سکھ صاحبان ٹھنڈے دل سے غور فرمائیں۔ کہ اگر بابا صاحب کو مسلمان ظاہر کرنا ایک غلط اور بے بنیاد بات ہے۔ جس سے سکھ صاحبان کے قلوب مجروح ہوتے ہیں۔ تو پھر کیا وجہ ہے۔ کہ سکھ صاحبان کے کسی بھی گورو نے مسلمانوں کے اس مطالبہ کے بارہ میں کوئی مخالفانہ آواز نہ اٹھائی اور نہ اس کی تردید کی۔ حالانکہ ان کی طرف سے گورو صاحبان کی آمد کا مقصد دنیا کے لوگوں کے غلط عقائد کی اصلاح بیان کیا جاتا ہے۔ کیا ہمارے سکھ بھائی یہ کہنے کی جرأت کر سکتے ہیں۔ کہ ان کے دلوں میں اپنے گورو صاحبان سے بھی بڑھ کر بابا صاحب کی محبت ہے۔

حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے اس بارے ارشاد فرمایا کہ

"یہ ان بزرگوں کی رائے اور خیال کے موافق ہے۔ جنہوں نے جانشینی کے پہلے موقعہ پر ہی نہایت نرمی سے یہ فیصلہ دیا کہ مسلمان اپنے زعم اور خیال کے موافق باوا صاحب کی گور منترل کریں اور ہندو اپنے زعم کے موافق کریں۔ تو کیا اس فیصلہ کا خلاصہ مطلب یہ نہیں تھا کہ باوا نانک صاحب کی نسبت ہر ایک شخص ہندوؤں اور مسلمانوں میں سے اپنی رائے زنی میں آزاد ہے۔ جو لوگ باوا صاحب کو مسلمان خیال کرتے ہیں وہ مسلمان خیال کریں۔ جنازہ پڑھیں۔ ان کا اختیار ہے۔ اور ہندو جو کریں ان کا اختیار۔ پھر جبکہ باوا صاحب کے بعد پہلی جانشینی کے وقت میں ہی پہلے جانشین اور صحابہ آدمیوں کے عہد میں جو بیشک خدا ترسی اور عقلمندی اور حقیقت فہمی اور واقعہ شناسی میں آپ صاحبوں سے ہزار درجہ بڑھ کر تھے۔ یہ فیصلہ ہوا جو اوپر لکھ چکا ہوں تو پھر ایسی مقدس چیف کورٹ کے فیصلہ سے جس کی صداقت پر آپ کو بھروسہ چاہئے۔ تجاوز کر کے اس عاجز کی اس رائے کو ہنگامہ محشر کا نمونہ سمجھنا کیا ایسا کرنا اچھے اور شریف آدمیوں کو مناسب ہے۔

اے معزز سکھ صاحبان! آپ یاد رکھیں کہ یہ وہی مسلمانوں کی طرف سے مدلل دعویٰ ہے۔ جسکی ڈگری آپ کے خدا ترس بزرگ مسلمانوں کو دے چکے ہیں۔ اور ان کے حق میں اپنی قلم سے فیصلہ کر چکے ہیں۔ اب ساڑھے تین سو برس کے بعد آپ کے عذر معذرت خارج از میعاد ہیں کیونکہ مقدمہ ایک با اختیار عدالت سے انفصال پا چکا ہے۔ اور وہ حکم قریباً چار سو برس تک واقعی اور صحیح مانا گیا ہے۔ اور آج تک کوئی جرح یا حجت اس کی نسبت پیش نہیں ہوئی تو کچھ شک نہیں کہ اب وہ ایک ناطق فیصلہ قرار پا گیا جس کی ترمیم و تنسیخ آپ کے اختیار میں نہیں۔ آپ لوگ ان بزرگوں کے جانشین ہیں جو اس جھگڑے کے اول مرتبہ کے وقت مسلمان دعویدار دل سے نہایت نرمی سے پیش آئے تھے۔ اور ایک ذرہ بھی ہندوؤں کا لحاظ نہیں کیا تھا اور ہم لوگ آپ کے دلی انصاف سے وہی امید رکھتے ہیں۔ جس کا نمونہ آپ صاحبوں کے معزز بزرگوں اور حلیم مزاج گوروؤں سے ہمارے پہلے بھائی دیکھ چکے ہیں۔ اور آپ صاحبوں پر یہ پوشیدہ نہیں کہ یہ رائے ہماری کچھ جدید رائے نہیں جس صورت میں ان روشن ضمیر بزرگوں نے اس رائے کو نفرت کی نظر سے نہیں دیکھا جن کے سامنے یہ واقعات موجود تھے۔ بلکہ مسلمانوں کے دعویٰ کو قبول کیا تو آپ صاحبوں کو بہرحال ان کے نقش قدم پر چلنا چاہئے ہم امید رکھتے ہیں۔ کہ آپ انکار کے وقت جلدی نہ کریں اور ان عالیشان بزرگوں کو یاد کریں جو آپ سے پہلے فیصلہ دے چکے ہیں۔ اور نیز آپ ان حلیم بزرگوں کے بزرگ اخلاق یاد کریں جنہوں نے دعویدار مسلمانوں کو درشتی سے جواب نہ دیا۔ اور مسلمانوں کی رائے کو رد نہ کیا۔ اور یہ ہرگز نہیں کہہ سکتے۔ کہ نعوذ باللہ انہوں نے منافقانہ کارروائی کی ہو۔ اور مسلمانوں کو خوش کر دیا ہو۔ کیونکہ وہ لوگ خدا ترس اور خدا سے ڈرنے والے اور خدا پر بھروسہ رکھنے والے تھے۔ وہ مخلوق کی کیا پرواہ رکھتے تھے خاص کر ایسے موقعہ پر کہ ہمیشہ کے لئے ایک داغ کی طرح ایک الزام باقی رہ سکتا تھا۔ بلکہ درحقیقت وہ دلوں میں سمجھتے تھے کہ باوا صاحب کا ہندوؤں سے تو فقط یہ تعلق تھا کہ وہ اس قوم سے پیدا ہوئے اور مسلمانوں سے یہ تعلقات تھے کہ درحقیقت باوا صاحب اسلامی برکتوں کے وارث ہو گئے تھے۔ اور ان کا اندر اس واحدہٗ لاشریک کی معرفت سے اور سچے کرتار کی محبت سے بھر گیا تھا جس کی طرف اسلام بلاتا ہے۔ اور وہ اس نبی کے مصدق تھے کہ جو اسلام کی ہدایت لیکر آیا تھا اس واقعی علم کی وجہ سے وہ مسلمانوں کو رد نہ کر سکے۔ غرض پہلے ہمارے بھائیوں نے تو ان بزرگوں کے اخلاق کا نمونہ دیکھا اور اب ہم آپ صاحبوں کے اخلاق کا عمدہ نمونہ دیکھنے کے لئے خدا تعالیٰ سے دعا کرتے ہیں۔"

(ست بچن ص۱۱۵)

پس یہ ایک حقیقت ہے۔ کہ کسی بھی سکھ گورو نے مسلمانوں کے اس مطالبہ کا رد نہیں کیا۔ اگر یہ مطالبہ غلط اور بے بنیاد تھا تو چاہئے تھا کہ سکھ گورو صاحبان میں سے کوئی اور خصوصاً گورو انگد صاحب اس بات کا اعلان کر دیتے کہ حضرت بابا نانک صاحب کے متعلق مسلمانوں کا یہ کہنا کہ وہ مسلمان تھے ایک غلط اور بے بنیاد مطالبہ ہے۔ لیکن سکھ کتب میں ایسا کوئی اعلان موجود نہیں۔ بلکہ یہ ثابت ہے۔ کہ مسلمانوں کے اس مطالبہ کی تردید نہ کی گئی۔ اور بابا صاحب کی نعش کے گم ہو جانے پر مسلمانوں کو نصف چادر دے کر ہمیشہ کے لئے مسلمانوں کا حق تسلیم کر لیا گیا۔

خاکسار۔ عباد اللہ گیانی

Digitized by Khilafat Library Rabwah

Digitized by Khilafat Library Rabwah

آریہ سماج دہلی کی مذہبی کانفرنس

جناب مولوی ابوالعطاء صاحب پرنسپل جامعہ احمدیہ کی تقریر

آریہ سماج دہلی نے ۱۲ فروری کو اپنے جلسہ کے موقعہ پر ایک مذہبی کانفرنس کا انتظام کیا جس کے لئے یہ مضمون مقرر کیا گیا تھا۔ کہ "میرا مذہب ملک کی ترقی کی راہ میں روک نہیں ہے۔" انجمن احمدیہ دہلی کی طرف سے جناب مولوی ابوالعطاء صاحب فاضل نے اس کانفرنس میں ایک بصیرت افروز تقریر فرمائی۔ آپ نے فرمایا۔ کہ میرا مذہب ہی اس ملک کی ترقی کا واحد ذریعہ ہے۔ کیونکہ یہ اس سے قبل بھی دنیا میں ایک عظیم الشان انقلاب پیدا کر چکا ہے۔ اور عرب جیسے وحشی غیر متمدن اور تمام دنیا کی نظروں سے گرے ہوئے ملک کو پستی کے گڑھے سے نکال کر بام رفعت پر پہنچا چکا ہے۔ اسلام نے ایک مردہ قوم میں زندگی کی روح پیدا کر کے انہیں وحشیوں اور درندوں سے انسان اور انسان سے باخدا انسان بنا دیا۔ اور انہوں نے یہاں تک ترقی کی۔ کہ نہ صرف روحانیت میں بلکہ نظام سلطنت تمدن اور معاشرت میں وہ دنیا کے استاد بنے اور مختلف علوم و فنون میں انہوں نے وہ کمال پیدا کیا۔ کہ اس کی نظیر دوسری جگہ نہیں مل سکتی۔ اور تاریخ کے صفحات ان کے زریں کارناموں سے آج تک مزین ہیں۔ پس اس میں ہرگز کوئی شبہ نہیں کہ میرا مذہب اسلام نہ صرف یہ کہ اس ملک کی ترقی کی راہ میں روک نہیں۔ بلکہ حقیقت یہ ہے۔ کہ یہ ملک ترقی ہی اس وقت کر سکتا ہے۔ جبکہ ان اصولوں پر کاربند ہو۔ جو اسلام نے ملکی ترقی کے لئے پیش کئے ہیں۔ اس کے بعد آپ نے اختصاراً مندرجہ ذیل دس باتوں کو پیش کیا۔ جن کو اختیار کرنے سے یہ ملک بھی ترقی کر سکتا ہے۔ اور اپنی کھوئی ہوئی شوکت اور عظمت کو حاصل کر سکتا ہے۔ اسلام نے ترقی کے لئے ضروری قرار دیا ہے۔ کہ:-

(۱) تمام انسانوں کو مساوی درجہ دیا جائے۔ اسلام قرار دیتا ہے۔ کہ سب انسان مرد اور عورت سے پیدا ہوئے ہیں۔ ان میں کوئی ادنیٰ اعلیٰ نہیں۔ بلکہ ہر ایک بچہ بھی جو پیدا ہوتا ہے۔ وہ فطرت صحیح اور نیک فطرت لیکر دنیا میں آتا ہے۔

(۲) ضمیر کی آزادی ہونی ضروری ہے اسلام منافقت کو جائز نہیں سمجھتا۔

(۳) اسلام رواداری کا علمبردار ہے۔ اور یہ تعلیم دیتا ہے۔ کہ ہر قوم میں اور ہر ملک میں خدا کے نبی اور رسول مبعوث ہوئے۔ بتوں کو بھی بُرا کہنے سے منع کرتا ہے۔

(۴) اسلام حکومت کو امانت قرار دیتا ہے۔ اور فرماتا ہے۔ کہ حکومت انہی کے سپرد ہونی چاہیئے۔ جو اس کے اہل ہوں۔ اسلام حکومت کا یہ فرض قرار دیتا ہے۔ کہ وہ رعایا کی روٹی۔ کپڑے اور رہائش کا انتظام کرے۔

(۵) اسلام کہتا ہے۔ کہ کسی قوم کی دشمنی تمہیں بے انصافی پر مائل نہ کرے۔ عدل کو کسی حالت میں بھی ہاتھ سے نہ چھوڑو۔ ایک مرتبہ حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے ایک بڑے گھرانے کی عورت کے متعلق کہ جس نے چوری کی تھی۔ سفارش کی گئی۔ کہ چونکہ یہ معزز گھرانے سے تعلق رکھتی ہے۔ اس لئے اسے سزا نہ دی جائے۔ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا۔ اے لوگو تم سے پہلی قومیں اسی لئے ہلاک ہوئیں۔ کہ جب کوئی بڑا آدمی جرم کرتا تھا۔ تو اس سے درگذر کرتے تھے۔ اور غریب کو سزا دیتے تھے۔ خدا کی قسم اگر میری لڑکی فاطمہ بھی چوری کرے۔ تو میں اس کو بھی سزا دوں گا۔

(۶) معاہدات کی پابندی نہایت ضروری قرار دیتا ہے۔ یہاں تک کہ اگر کسی غیر مسلم قوم سے معاہدہ ہو۔ تو اس کے مقابلہ میں اپنے بھائیوں کی بھی امداد نہیں کر سکتے۔

(۷) اسلام تعلیم دیتا ہے۔ کہ مذہبی مناظرات میں احساسات کا خیال رکھا جائے۔ اور اپنی خوبیاں پیش کی جائیں۔ دوسرے کے عیب بیان کرنے سے اپنی خوبی ثابت نہیں ہو سکتی۔

(۸) اسلام ضروری قرار دیتا ہے۔ کہ ملک کا کوئی فرد بیکار نہ رہے۔ ہر فرد کما کر کھائے۔ اور کام کے لئے کسی پیشہ کو حقیر نہ سمجھا جائے۔ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام فرماتے ہیں۔ کہ جو بندہ خود کما کر پیٹ پالتا ہے۔ وہ خدا تعالیٰ کا محبوب ہے۔

(۹) اسلام روپیہ جمع کرنے کی ممانعت کرتا ہے۔ بلکہ مجبور کرتا ہے۔ کہ یا تو لوگ روپیہ خرچ کریں۔ یا اسے کسی کام پر لگائیں۔ تا روپیہ چکر کھانے لگے اور دوسروں کو بھی اس سے فائدہ ہو۔ اس لئے وہ زکوٰۃ کو فرض قرار دیتا ہے تا اس طرح ایک طرف تو روپیہ جمع کرنے کے امکانات کم ہوں۔ اور دوسری طرف اس ٹیکس کی آمد قوم کے کمزور حصہ مثلاً یتیم مسکین اور بیوگان وغیرہ کو ترقی دینے میں صرف ہو کر تمام قوم کی ترقی اور مضبوطی کا باعث ہو۔

(۱۰) اسلام کہتا ہے۔ کہ ان چیزوں کے ساتھ خدا تعالیٰ سے بھی انسان کا حقیقی تعلق ہو۔ اور انسان کو خدا تعالیٰ کی معرفت حاصل ہو۔ دست در کار و دل بہ یار والی مثال ہو۔ کیونکہ حقیقی خوشحالی ترقی اور کامیابی کا اصل سرچشمہ وہی خدا تعالیٰ کی ذات ہے۔ اس کو چھوڑ کر سوائے ناکامی و نامرادی کے کچھ حاصل نہ ہوگا۔

جناب مولوی صاحب موصوف کی تقریر سامعین نے نہایت اطمینان اور توجہ سے سُنی۔ اور دورانِ تقریر میں کئی بار نعرہ ہائے تحسین بلند کر کے اپنے جذبات کا اظہار کیا۔ اخبار تیج وغیرہ نے بھی اس تقریر کا خلاصہ شائع کیا ہے۔ اللہ تعالیٰ اپنے فضل سے اسے لوگوں کے لئے ہدایت کا موجب بنائے۔ (خاکسار عبدالحمید سیکرٹری تبلیغ انجمن احمدیہ دہلی)

مثیل عیسیٰ بن مریم علیہ السلام ہندوستان میں

اخبار "اہلحدیث" ۲۵ر جنوری ۱۹۴۶ء میں خلیفہ مامون بن ہارون الرشید کی ایک محفل کا ذکر کرتے ہوئے لکھا ہے:-

"یحییٰ بن اکثم بول اُٹھے کہ امیر المومنین (خلیفہ مامون) تو نجوم میں ہرمس۔ فقہ میں علی بن ابی طالب۔ بخشش و سخا میں حاتم طائی۔ صدق حدیث میں ابوذر رضؓ۔ کرم و فضل میں کعب بن ابی امامہ۔ وفا میں شموئیل بن عادیہ اور طب میں جالینوس معلوم ہوتے ہیں۔"

مولوی ثناء اللہ صاحب فرمائیں۔ کہ اگر امت محمدیہ میں بعض باتوں میں مشابہت کی وجہ سے حضرت علی۔ حاتم طائی۔ حضرت ابوذر رضؓ وغیرہ وغیرہ ہو سکتے ہیں۔ اور کئی ہوئے ہیں۔ تو جبکہ امت محمدیہ کے اندر یہود کا ہونا پیشگوئی کی رو سے لازمی تھا۔ تو ان کی اصلاح کے لئے عیسیٰ بن مریم کا کیوں امت محمدیہ میں سے ہونا محال ہے۔ حالانکہ خود مولوی صاحب اقراری ہیں۔ کہ اس امت میں یہود و نصاریٰ ہو گئے ہیں۔ چنانچہ "اہلحدیث" ۱۱ر جنوری میں صاف لکھا ہے۔ کہ:-

"رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فرماتے ہیں۔ کہ میری امت پر ایسا زمانہ آئے گا۔ کہ وہ بالکل یہودیوں اور عیسائیوں کی طرح ہو جائینگے...... اس سچی خبر کے مطابق ہندوستان میں ایسے لوگ پائے جاتے ہیں۔ جو یہود و نصاریٰ کی طرح عقائد رکھتے ہیں۔ اور انہیں کے سے افعال و اعمال کرتے ہیں۔"

پس جب امتِ محمدیہ میں اصل یہود نہیں بلکہ یہودیوں کی طرح کے لوگ ہو گئے ہیں۔ تو ان کی اصلاح کیلئے بھی اصل عیسیٰ بن مریم نہیں۔ بلکہ عیسیٰ بن مریم کی طرح کا انسان یعنی مثیل عیسیٰ بن مریم کا آنا ضروری تھا۔ اور جبکہ یہود کی طرح کے لوگ بقول اخبار "اہلحدیث" ہندوستان میں ہوئے۔ تو مثیل مسیح کی آمد بھی "ہندوستان" میں ہی ضروری تھی۔ چنانچہ خدا نے سیدنا حضرت مرزا غلام احمد صاحب قادیانی علیہ السلام کو مثیل مسیح بنا کر "ہندوستان" میں مبعوث فرمایا۔ آپ کیونکر عیسیٰ بن مریم ہو گئے؟ اس کا نہایت ہی لطیف پیرایہ میں جواب حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے اپنے ان اشعار فارسی میں دیا ہے۔ فرماتے ہیں:- ؎

ہر دم نااہل گویندم چوں عیسیٰ شدی
بشنو از من ایں جوابِ شاں کہ اے قوم حسود
چوں شما را شد یہود اندر کتاب پاک نام
پس خدا عیسیٰ مرا کرد است از بہر یہود
ورنہ از روئے حقیقت تخم ایشاں جستند
نیز ہم من ابن مریم نیستم اندر وجود
گر نبودندے شما ما را نبودے ہم اثر
از شما شد ہم ظہورم پس زغوغا چہ سود
(براہین احمدیہ حصہ پنجم صـ ۱۳۶)

یعنی نااہل لوگ کہتے ہیں۔ کہ تو عیسیٰ کس طرح ہو گیا۔ میں انہیں کہتا ہوں۔ اے حاسدو مجھ سے اس کا جواب سنو۔ جب قرآن کریم میں تمہارا نام یہود رکھا گیا تھا۔ تو خدا تعالیٰ نے مجھے یہود کے لئے عیسیٰ بنا دیا۔ ورنہ حقیقت میں تم لوگ یہود کے صورتہ سے نہیں ہو سکے۔ اور میں ابن مریم کا وجود نہیں ہوں۔ اگر تم یہود نہ بنتے۔ تو میں بھی عیسیٰ نہ بنتا۔ تمہاری وجہ سے ہی میرا ظہور ہوا ہے۔ پس شور و شر سے کیا فائدہ۔ (خاکسار سید احمد علی سیالکوٹی کراچی)

حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی کسرِ صلیب کے متعلق

مخالفین کی چند شہادتیں

اخبار زمزم ۱۱ فروری ۱۹۴۷ء میں "مہتمم مرکز تنظیم اہل سنت" نے جنہیں اپنا نام تک ظاہر کرنے کی جرأت نہیں ایک مضمون شائع کیا ہے جس میں بازاری رنگ میں الفضل کے ایک مضمون پر تمسخر اڑایا گیا ہے۔ اور سوقیانہ انداز میں طعنہ دیا گیا ہے کہ اس سال "۱۸ عدد عیسائی سرکاری نبی کے جال میں پھنسے" پھر لکھتا ہے "قادیانی پولیس سارا سال مسلمانوں کے خلاف زہر اگلتا رہتا ہے زمزم نے سال بھر کی واہیات خرافات کا چند لفظوں میں منہ توڑ جواب دیا۔ زمزم کے سارے مضمون کا خلاصہ یہ ہے۔ کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے ذریعہ جو کسر صلیب ہونی تھی وہ نہیں ہوئی۔ اس کا سادہ سا جواب یہ ہے۔ کہ زمزم اور اس کے ہم خیال لوگ حدیث رسول ﷺ سے بالکل ناواقف ہیں۔ اگر ان کو حدیث پر عبور ہوتا تو وہ کبھی یہ اعتراض نہ کرتے۔ زمزم نے اس ضمن میں بخاری اور مسلم کو پیش کیا ہے۔ اس لئے سب سے پہلے بخاری اور مسلم سے ہی اس کا جواب دیا جاتا ہے۔ علامہ بدرالدین صاحب شارح صحیح بخاری لکھتے ہیں "مجھ کو اس مقام پر فیض الٰہی سے الہاماً بتایا گیا ہے کہ کسر صلیب سے مراد نصاریٰ کے جھوٹے ہونے کا اظہار ہے" ترجمہ اردو (عینی شرح صحیح بخاری جلد ۵ صفحہ ۵۸۶ مصری) (۲) حضرت ملا علی قاری جو اہل سنت کے بہت بڑے امام ہیں لکھتے ہیں کہ "وہ (یعنی مسیح موعودؑ) نصرانیت کو بالکل باطل ثابت کریگا" (مرقاۃ جلد ۵ صفحہ ۲۲۱) اور امام نووی کے نزدیک بھی یہی معنی صحیح ہیں۔ نووی شرح مسلم کا صفحہ ۸۷ مجتبائی دیکھا جا سکتا ہے۔ پس ثابت ہوا کہ کسر صلیب سے مراد یہ ہے کہ مسیح موعود عیسائیت کا بطلان کرے گا۔ اور اسلام کی صداقت عیسائیوں پر غالب کریگا۔ چنانچہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے احسن طریق پر اس کام کو سرانجام دیا۔ اور غیر احمدیوں تک نے تسلیم کیا ہے۔ چنانچہ مرزا حیرت دہلوی جو بہت بڑے مصنف گذرے ہیں اور ایک مشہور اخبار کے ایڈیٹر تھے۔ اور زمزم کی طرح اشد ترین مخالف۔ انہوں نے تسلیم کیا کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے ایسے رنگ میں عیسائیت پر حملہ کیا ہے۔ جس کا عیسائیت قیامت تک جواب نہیں دے سکتی۔ وہ لکھتے ہیں:۔

(۱) "مرحوم کی وہ اعلیٰ خدمات جو اس نے آریوں اور عیسائیوں کے مقابلہ میں اسلام کی کی ہیں وہ واقعی بہت ہی تعریف کی مستحق ہیں۔ اس نے مناظرے کا بالکل رنگ ہی بدل دیا۔ اور ایک جدید لٹریچر کی بنیاد ہندوستان میں قائم کر دی نہ بحیثیت ایک مسلمان ہونے بلکہ ایک محقق ہونے کے ہم اس بات کا اعتراف کرتے ہیں۔ کہ کسی بڑے سے بڑے آریہ۔ اور کسی بڑے سے بڑے پادری کی مجال نہ تھی کہ وہ مرحوم کے مقابلہ میں زبان کھول سکتا۔ جو بے نظیر کتابیں آریوں اور عیسائیوں کے مذاہب کے رد میں لکھی گئی ہیں اور جیسے دندان شکن جواب مخالفین اسلام کو دیئے گئے۔ آج تک معقولیت سے ان کا جواب الجواب ہم نے تو نہیں دیکھا"۔
(اخبار کرزن گزٹ دہلی یکم جون ۱۹۰۸ء)

(۲) "مرزا صاحب کا لٹریچر جو مسیحیوں اور آریوں کے مقابلہ پر ان سے ظہور میں آیا قبول عام کی سند حاصل کر چکا ہے۔ اس خصوصیت سے کسی تعارف کے محتاج نہیں۔ اس لٹریچر کی قدر و عظمت آج جبکہ وہ اپنا کام پورا کر چکا ہے ہمیں دل سے تسلیم کرنی پڑتی ہے جبکہ اسلام مخالفین کی یورشوں میں گھر چکا تھا اور مسلمان جو حافظ حقیقی کی طرف سے عالم اسباب و وسائط میں حفاظت کا واسطہ ہو کر اس کی حفاظت پر مامور تھے اپنے قصوروں کی پاداش میں سسک رہے تھے۔ اور اسلام کے لئے کچھ نہ کرتے تھے اور نہ کر سکتے تھے۔ (یہ مہتمم اہل سنت جیسے واحد اجارہ داروں کا نقشہ ہے) ایک طرف حملوں کے امداد کی یہ حالت تھی کہ ساری مسیحی دنیا اسلام کی شمع عرفان حقیقی کو سر راہ منزل مزاحمت سمجھ کر مٹا دینا چاہتی تھی۔ اور عقل و دولت کی زبردست طاقتیں اس حملہ آور کی پشت گری کے لئے ٹوٹی پڑتی تھیں۔ اور دوسری طرف ضعف مدافعت کا یہ عالم تھا کہ توپوں کے مقابلہ میں تیر بھی نہ تھے۔ ... قریب تھا کہ خوفناک مذہبی جذبے ان حضرات کے مبرائی عارضہ قلب کو جو اسلام کی خود روسرسبزی کے سبب بارہ تیرہ صدیوں سے ان میں نسلاً بعد نسل منتقل ہوتا چلا آتا تھا درماں ہو جائے کہ مسلمانوں کی طرف سے وہ مدافعت شروع ہوئی جس کا ایک حصہ مرزا صاحب کو حاصل ہوا۔ اس مدافعت نے نہ صرف عیسائیت کے صرف ابتدائی پرخچے اڑا دیئے جو سلطنت کے سایہ میں ہونے کی وجہ سے حقیقت میں اس کی جان تھا۔ اور ہزاروں لاکھوں مسلمان اس کے اس زیادہ خطرناک مستحق کامیابی حملہ کی زد سے بچ گئے بلکہ خود عیسائیت کا طلسم دھواں ہو کر اڑنے لگا۔ ہر چند پادریوں نے اسلام کی مخالفت میں لٹریچر کا ہمالہ بنا کر کھڑا کر دیا ہے مگر کاغذ کے تودوں کیلئے چند شرارے کافی ہیں۔ ...... عیسائیت فطرتی جذبہ کو جو دنیوی حشمت کے بوجھ میں دب گیا ہے ابھرنے سے بالکل قاصر ہے۔ یہ فخر اسلام کا ہی حصہ ہے کہ ان حالات میں بھی وہاں جب اس کی تجلی عکس فگن ہوئی ہے وجدان بے تاب ہونے لگتے ہیں۔ غرض مرزا صاحب کی یہ خدمت آنے والی نسلوں کو گرانبار احسان رکھے گی۔ کہ انہوں نے قلمی جہاد کرنے والوں کی پہلی صف میں شامل ہو کر اسلام کی طرف سے فرض مدافعت ادا کیا۔ اور ایسا لٹریچر یادگار چھوڑا جو اسوقت تک کہ مسلمانوں کی رگوں میں زندہ خون ہے اور حمایت اسلام کا جذبہ ان کے شعار قومی کا عنوان نظر آئے قائم رہے گا"۔
(عبداللہ العمادی ایڈیٹر اخبار وکیل امرتسر ۳۰ مئی ۱۹۰۸ء)

مندرجہ بالا دو شہادتیں ایسے آدمیوں کی ہیں جو تصنیف کے لحاظ سے مشہور مصنف اور بہترین انشاء پرداز ہونے کے علاوہ اخبار کے ایڈیٹر بھی تھے۔ وہ عظیم الشان لٹریچر جو حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے شائع فرمایا ہے۔ اس کا جو اثر عیسائیت پر پڑا ہے۔ اس کا اندازہ بھی احمدیت کے شدید ترین مخالفین عیسائیوں کی تحریروں سے لگ سکتا ہے۔ لکھا ہے۔

(۱) "جماعت احمدیہ کے اصول بڑے اخلاقی ہیں۔ اور یہ زیادہ معقول طبقہ کی طرف اپنی توجہ رکھتی ہے۔ اس کے معتقدین مسیحی اصول سے تحریری اور تقریری مقابلہ میں ذرا بھی مرعوب نہیں ہوتے" (دی ہیلو آف اسلام صفحہ ۲۸۸)

(۲) "احمدیہ فرقہ کی تاریخ اس سے بہت مختلف ہے جو پنجاب میں پیدا ہوا۔ اور ایک حد تک وہاں عیسائی پادریوں کی کارروائیوں کا ردعمل ہے۔ اسلام میں ایک ہی فرقہ ہوتے کے لحاظ سے جس نے اسلام کو انگلستان میں پھیلانے کی کوشش کی ہے۔ یہ خاص طور پر دلچسپ ہے"۔
(دی ایٹ دی کراس روڈز صفحہ ۱۰۰-۹۹)

(۳) "یورپ میں عیسائیوں کی نازک حالت احمدیوں کو بہت سا ایسا سامان مہیا کر دیتی ہے جس سے وہ اس مذہب پر نکتہ چینی کر سکیں۔ اور اپنے مذہب کی برتری ثابت کریں۔ یہ عیسائیت کے خلاف اس قسم کی جارحانہ کارروائی کرتے ہیں جیسے عیسائیت کی طرف سے ہوتی رہی ہے"۔
(مسلم ورلڈ جلد ۲۱ صفحہ ۱۷۰)

اس حوالہ سے واضح ہے کہ عیسائیت کا قلعہ دھڑام سے زمین پر گر پڑا ہے۔ اور عیسائیت میں اب مقابلہ کی تاب نہیں رہی۔

(۴) قادیان کا ذکر کرتے ہوئے لکھا ہے۔

"یہاں ہم عیسائیت کے خلاف نئے سے نیا اور نہایت جارحانہ پروپیگنڈا پاتے ہیں۔ جو کبھی دنیا میں پیدا ہوا ہو۔ اور یہاں سے عالمگیر نظام بیرونی مشنوں کا قائم کیا گیا ہے"۔
(انڈیا ان اسلام صفحہ ۲۲۹)

(۵) "غالباً عیسائیوں کا سب سے زیادہ کامیاب تبلیغی کام ایران میں ہو رہا ہے۔ ایک مضمون نگار لکھتا ہے۔ کہ اسلام ایران میں آسانی سے منتشر ہو رہا ہے۔ اگرچہ وہ ساتھ ہی یہ خوف بھی ظاہر کرتا ہے کہ احمدیت کے پروپیگنڈا کی یہاں ابتداء ہو چکی ہے"۔
(پیپل آف دی مارک صفحہ ۱۶۲)

یہ جو مسلمان اور عیسائی پادریوں کے حوالجات درج کئے گئے ہیں۔ ان سے ثابت ہے۔ کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے سپرد جو کام کسر صلیب کا کیا گیا تھا۔ حضورؑ نے اس کو احسن طور پر سرانجام دیا۔ اس سلسلہ میں لاہور کے ایک مشہور اخبار نویس کی رائے بھی درج کئے دیتے ہیں۔ مولوی ظفر علی صاحب آف زمیندار لکھتے ہیں "یورپ میں عیسائیت کو قدم قدم پر ناکامی کا سامنا ہو رہا ہے۔ اکثر ممالک نے مذہب کی بجائے قومیت کو اپنا عقیدہ بنایا ہے۔ لیکن بعض سیاسی اغراض کے پیش نظر مذہب کی اخلاقی حیثیت زندہ رکھی گئی تھی۔ اب اس چیز کا بھی خاتمہ ہو رہا ہے۔ چنانچہ حکومت جرمنی نے نہ صرف عیسائیت کو اپنے حلقہ سے نکال دیا ہے۔ بلکہ مفتوحہ ممالک سے بھی دین مسیح کے اخراج کی تدبیریں ہو رہی ہیں ..... ۱۹۴۶ء میں دنیا بھر کے عیسائیوں کی کانفرنس ہوئی تھی

۳ اس میں ایک جرمن نمائندہ نے تقریر کرتے ہوئے کہا تھا کہ ہمارے ملک میں عیسائیت کو کسی قسم کی حیثیت حاصل نہیں۔ اگر آج مسیح (علیہ السلام) بھی جرمنی میں آجائیں۔ تو انہیں ہٹلر کے مقابلہ میں کامیابی نہ ہو"۔
(زمیندار ۳۰ جون ۱۹۴۷ء) خاکسار محمد عبداللہ [illegible] مجاہد تحریک جدید

Digitized by Khilafat Library Rabwah

حضرت عیسیٰ علیہ السلام یقیناً صلیب کی موت سے بچائے گئے

Digitized by Khilafat Library Rabwah

(۳)

حضرت مسیح نے جب اپنے بارہ حواریوں کو تبلیغ کے لئے بھیجا۔ تو انہیں کچھ نصیحتیں فرمائیں۔ مشورے دیئے۔ اور سب سے آخر میں انہیں کہا۔ کہ میں تمہیں جلد ہی پھر ملنے والا ہوں۔ چنانچہ انجیل میں لکھا ہے

"ان بارہ کو یسوع نے بھیجا۔ اور ان کو حکم دے کر کہا۔ کہ غیر قوموں کی طرف نہ جانا۔ اور سامریوں کے کسی شہر میں داخل نہ ہونا بلکہ اسرائیل کے گھرانے کی کھوئی ہوئی بھیڑوں کے پاس جانا۔ اور چلتے چلتے یہ منادی کرنا کہ آسمان کی بادشاہت نزدیک آ گئی ہے

.... آدمیوں سے خبردار رہو۔ کیونکہ وہ تم کو عدالتوں کے حوالہ کریں گے۔ اور اپنے عبادت خانوں میں تمہارے کوڑے ماریں گے۔ اور تم میرے سبب حاکموں اور بادشاہوں کے سامنے حاضر لئے جاؤ گے۔ تاکہ ان کے اور غیر قوموں کیلئے گواہی ہو۔ لیکن جب وہ تم کو پکڑوائیں۔ تو فکر نہ کرنا کہ ہم کس طرح کہیں یا کیا کہیں کیونکہ جو کچھ کہنا ہوگا۔ اسی گھڑی تمہیں بتایا جائیگا۔ کیونکہ بولنے والے تم نہیں۔ بلکہ تمہارے باپ کا روح ہے۔ جو تم میں بولتا ہے۔ بھائی کو بھائی قتل کے لئے حوالہ کرے گا۔ اور بیٹے کو باپ اور بیٹے اپنے باپ کے برخلاف کھڑے ہو کر انہیں مروا ڈالیں گے۔ اور میرے نام کے باعث سب لوگ تم سے عداوت کریں گے۔ مگر جو آخر تک برداشت کرے گا۔ وہ نجات پائیگا۔

لیکن جب تم کو ایک شہر میں ستائیں۔ تو دوسرے کو بھاگ جاؤ۔ کیونکہ میں تم سے سچ کہتا ہوں۔ کہ تم اسرائیل کے سب شہروں میں نہ پھر چکو گے۔ کہ ابن آدم آ جائیگا"۔

(متی ۵-۲۳/۱۰)

مندرجہ بالا عبارت سے صاف ظاہر ہے کہ حضرت مسیح صرف اسرائیل کی کھوئی ہوئی بھیڑوں کی طرف بھیجے گئے تھے اس لئے اپنے حواریوں کو نصیحت فرماتے ہیں۔ کہ غیر قوموں کی طرف نہ جانا۔ اور سامریوں کو تبلیغ تو ایک طرف رہی۔ ان کے شہر میں بھی داخل نہ ہونا۔ بلکہ اسرائیل کے گھرانے کی کھوئی ہوئی بھیڑوں کے پاس جانا۔ اس سے ایک تو یہ ثابت ہے۔ کہ بنی اسرائیل کے سوا باقی تمام دنیا کے لوگوں کا مسیح میں کوئی حصہ نہیں۔ اور دوسرے یہ کہ بنی اسرائیل کی کھوئی ہوئی بھیڑوں کی طرف اپنے مشن کو پہنچانا خاص طور پر ان کے لئے ضروری تھا اور تیسرے یہ کہ چلتے چلتے منادی کرنا۔ یعنی بنی اسرائیل کی کھوئی ہوئی بھیڑوں تک پہنچنے کے لئے کہیں دور چل کر جانا۔ اس سے معلوم ہوتا ہے۔ کہ حضرت مسیح کے بارہ حواری کسی لمبے سفر پر روانہ کئے جا رہے تھے۔ تاکہ بنی اسرائیل کے گمشدہ قبائل کو ڈھونڈیں اس موقع پر یہ نہیں ہو سکتا۔ کہ حضرت مسیح کے حواری تو مشرقی ممالک کی طرف روانہ ہو گئے ہوں۔ مگر مسیح آسمان کی طرف تشریف لے گئے ہوں کیونکہ حضرت مسیح کا وعدہ اور یقینی نشان اپنے حواریوں کو بتلاتے ہیں کہ تم اسرائیل کے گمشدہ قبائل میں جاؤ۔ اور سب شہروں میں تبلیغ کرو میں زیادہ دیر نہیں لگاؤں گا۔ بلکہ قبل اس کے کہ تم سب شہروں میں پیغام پہنچا چکو۔ میں آ جاؤں گا اس سے قطعی طور پر ثابت ہوتا ہے۔ کہ نہ صرف یہ ضروری تھا۔ کہ حواری تبلیغ کے سلسلے میں بنی اسرائیل کے گم شدہ قبائل کی طرف جائیں بلکہ حضرت مسیح کے لئے بھی ضروری تھا کہ ان کے پیچھے پیچھے اسرائیل کے گمشدہ قبائل میں پہنچ جائیں۔ اور اپنے شاگردوں سے آملیں۔ اس سے معلوم ہوتا ہے۔ کہ حضرت مسیح نے مشرقی ممالک کی طرف لمبا سفر کیا۔ اور بنی اسرائیل کے گم شدہ قبائل کو ڈھونڈ نکالا۔ اور انہیں تبلیغ کی لیکن اگر یہ مان لیا جائے۔ کہ ۳۳ سال کی عمر میں آسمان پر باپ کے دائیں ہاتھ جا کر بیٹھ گئے۔ تو ان کا مذکورہ بالا وعدہ غلط ٹھہرتا ہے۔ اور اس صورت میں ان کے آنے کا کوئی مقصد ہی نہیں رہتا۔ حضرت مسیح نے کہا تھا۔ کہ میں کھوئے ہوؤں کو ڈھونڈنے اور نجات دینے آیا ہوں۔ (متی ۱۸/۱۱) اور کھوئے ہوئے تو ۱۰ قبائل تھے۔ کیونکہ حضرت مسیح کی آمد کے وقت صرف دو قبائل یروشلم اور گرد و نواح میں موجود تھے پس بہ کتنے تعجب اور افسوس کی بات ہے کہ حضرت مسیح خود اپنا مشن یہ قرار دیں کہ میں گمشدوں کو ڈھونڈوں گا۔ اور انہیں نجات دوں گا۔ مگر وہ آسمان پر چلے جائیں یہاں ڈھونڈنے اور نجات دینے کا کوئی موقع ہی نہیں۔ کاش عیسائی صاحبان حضرت مسیح کی آمد کا مقصد سمجھتے۔ تو کچھ مشکل پیش نہ آتی۔ مگر یہ تو برداشت کریں گے کہ گم شدہ قبائل کو حضرت مسیح نہ ڈھونڈیں اور یہ بھی مان لیں گے۔ کہ گم شدوں کو نجات بھی نہیں ملی۔ اور یہ بھی مان لیں گے۔ کہ انہوں نے حواریوں کے ساتھ جو وعدہ کیا تھا۔ کہ میں تمہیں تمہارے اسرائیل کے سب شہروں میں پھر چکنے سے پہلے ملونگا پورا نہیں ہوا۔ مگر یہ بات ضرور کہیں گے کہ مسیح آسمان پر چلا گیا۔ اچھا صاحب سنیئے اگرچہ ہم نے واضح طور پر عرض کر دیا ہے۔ کہ مسیح کا آسمان پر جانا کوئی ضروری اور وعدے کے مطابق نہ تھا۔ بلکہ وعدہ کھوئے ہوؤں کو ڈھونڈنے اور انہیں نجات دینے کا تھا۔ یہ مان لیں۔ کہ یسوع مسیح آسمان پر چلا گیا اور اب کسی وقت آنیوالا ہے۔ تو اس کے آنے کا فائدہ کیا ہے۔ اسرائیل کے گم شدہ قبائل مسلمان ہو چکے ہیں اور ۱۲ حواری جنہیں اسرائیل شہروں میں بھیج گیا تھا۔ اب آ کر کیا دیکھیگا کہ حواری بھی مر چکے ہیں۔ اور انکی قبروں کا نشان بھی نہیں ملتا۔ اس زمانہ کے شہر بھی پیوند خاک ہو چکے ہیں سچی بات یہ ہی۔ کہ حضرت مسیح صلیب پر فوت نہیں ہوئے اور نہ آسمان پر گئے۔ بلکہ واقعہ صلیب کے بعد زخموں کے مندمل ہونے کے بعد گلیل کی سڑک پر جاتے ہوئے نظر آئے۔ وہاں سے کھوئے ہوؤں کو ڈھونڈنے اور نجات دینے کے لئے مشرقی ممالک میں تشریف لے گئے۔ اور حواری اسرائیل کے شہروں میں ابھی پھر نہیں چکے تھے۔ کہ ان سے جا ملے۔ اور روحانی طور پر سب گم شدہ قبائل کو اپنی بادشاہت میں داخل کر لیا یہی ان کی نبوت کا مقصد تھا۔ جو لوگ انہیں آسمان پر چڑھاتے ہیں۔ وہ گویا اپنی زبان سے اقرار کرتے ہیں۔ کہ حضرت مسیح نے اپنے مقصد کو پورا نہیں کیا۔ اور خدا نے بھی جس مقصد کے لئے انہیں بھیجا تھا۔ کچھ خیال نہ کیا۔ اور آسمان پر ایک دم چڑھا لیا۔ کتنے ظلم اور اندھیر کی بات ہے۔ اور یہ جو مسیح نے کہا۔ کہ تم کو عدالتوں میں کھینچا جائیگا۔ اور دکھ دیئے جائیں گے ۔۔۔ یہ باتیں اب اور اسی زمانہ میں ہرگز پوری نہیں ہو سکتیں کیونکہ مسیح کو ماننے والے سب دنیا میں غالب ہیں۔ اور دیگر لوگوں پر ان کو پوری حکومت اور قدرت حاصل ہے۔ اس زمانہ میں تو مسیحی جو چاہیں دوسرے لوگوں سے کر سکتے ہیں۔ بلکہ ان ہی کی عدالتوں میں دیگر دنیا کے امور کا بھی فیصلہ ہوتا ہے۔ گویا مسیح کی پیشگوئی جس زمانہ کے متعلق تھی۔ بالکل اس کے الٹ ہو چکا ہے۔ پس اس سے بھی ثابت ہے۔ کہ یہ وہی وقت تھا۔ جس کے متعلق پیشگوئی ہے۔

پس آج اس مسیح کا انتظار فضول ہے جو بنی اسرائیل کو اپنے وقت پر ہدایت دیکر فوت ہو چکا اور محلہ خانیار سرینگر ملک کشمیر میں ہمیشہ کی نیند سویا ہوا ہے۔ اس زمانہ میں اللہ تعالیٰ نے محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ایک غلام کو مسیح زمان بنا کر بھیجا۔ جو پرانے یروشلم میں نہیں۔ بلکہ نئے یروشلم دمشق سے مشرق میں مبعوث ہوا ہے۔ پرانے مسیح کے لئے پرانا یروشلم تھا۔ اور نیا مسیح زمان نئے یروشلم یعنی قادیان میں آیا ہے۔ آپ اسی طرح دوڑتے ہوئے قادیان کی طرف آئیں۔ جس طرح مجوسی پورب سے دوڑتے ہوئے مسیح کی زیارت کو آئے تھے۔ آپ پورب اور پچھم اتر دکھن ہر چہار اطراف سے دوڑتے ہوئے آئیں۔ اور نئے یروشلم میں اترنے والے مسیح مہدی علیہ السلام سے برکت حاصل کریں۔ تاکہ خدا آپ کو نور اور برکت سے بھر دے۔ اب آپ کسی کو آسمان سے اترتا ہوا نہ دیکھیں گے۔ کیونکہ اترنے والا اتر چکا اور آنے والا آ چکا۔ مبارک ہیں وہ جنہوں نے قبول کیا۔ اور جو قبول کرنے کے لئے تیار ہیں۔ مگر جو پہلے مسیح کے زمانہ کے یہود کی طرح تمسخر اور شوخی سے کام لیں گے۔ ان پر خدا کی بادشاہت کے دروازے بند کئے جائیں گے۔ اور ان کے لئے رونا اور دانت پیسنا ہوگا

(محمد اشرف واقف زندگی)

حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی روحانیت کا اثر

ایک انگریز نومسلم پر

چند دن ہوئے۔ ایک انگریز احمدی لیفٹیننٹ بشیر احمد صاحب (B. Orchard) بمبئی کی جماعت سے ملاقات کرنے کیلئے دیو سے تشریف لائے۔ عرصۂ قیام بمبئی میں وہ مختلف سوسائٹیوں میں گئے۔ اور تبلیغ احمدیت کرتے رہے۔ ایک مختصر تقریر جماعت احمدیہ کے جلسہ میں بھی کی۔ نمازوں میں باقاعدگی اور تبلیغ احمدیت کی طرف انہوں نے احباب کو محبت آمیز لہجہ میں توجہ دلائی۔

اسلام سے ان کی عقیدت اور اسلامی احکام کی پابندی کو دیکھ کر ہمیں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی روحانیت اور صداقت کا ثبوت ملتا ہے۔ کہ ایک حاکم قوم کا نوجوان اعلےٰ عہدہ پر فائز۔ جب احمدیت کے نور سے منور ہوتا ہے۔ تو پنجگانہ نماز باقاعدہ پڑھنے کے علاوہ تہجد بھی ادا کرتا ہے۔ اور دوسروں کو اس کی تلقین کرتا ہے۔ چنانچہ خواجہ محمد اسمٰعیل صاحب نے جن کے ہاں یہ لیفٹیننٹ صاحب ٹھہرے بیان کیا۔ لیفٹیننٹ صاحب مجھ سے بھی پہلے نماز تہجد کے لئے اٹھے۔ اور وضو کرنے کے بعد نہایت رقت اور زاری سے بارگاہ ایزدی میں حاضر ہو کر نوافل ادا کئے۔ بمبئی سے واپس جانے کے بعد خاکسار کو انہوں نے ایک خط لکھا۔ جس کا ترجمہ ذیل میں درج کیا جاتا ہے۔ اس خط سے بھی معلوم ہوتا ہے۔ کہ انہیں جماعتی کاموں اور تبلیغ کی طرف کس قدر خیال ہے۔ احباب جماعت سے درخواست ہے کہ وہ لفٹیننٹ صاحب موصوف کے لئے دعا فرمائیں۔ کہ اللہ تعالےٰ ان کے ذریعہ بہتوں کو ہدایت بخشے۔ لکھتے ہیں:

مکرمی اسحٰق صاحب۔ السلام علیکم (عربی حروف میں) آپ کا محبت نامہ ملا۔ بہت خوشی ہوئی۔

میں ضرور حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالےٰ کی خدمت میں دعا کے لئے لکھوں گا۔ اور اپنی حقیر دعاؤں میں آپ کو بھی یاد رکھوں گا۔

میں نے ایک دوست کی کوٹھی میں ایک کمرہ حاصل کیا ہے۔ تاکہ ہم سب احمدی جو یہاں ہیں۔ اکٹھے ہو کر نماز جمعہ ادا کر سکیں۔

کل ایک پادری صاحب مجھے ملنے کے لئے آئے۔ اور اس بات پر زور دیا۔ کہ دلائل کا کوئی فائدہ نہیں۔ اور چاہئیے کہ حضرت مسیح ناصری پر بغیر دلائل ایمان لایا جائے۔ میں نے جواب دیا۔ کہ آپ کہتے ہیں۔ مسیح پر نجات کے لئے ایمان لاؤ۔ میں کہتا ہوں اسلام کی صداقت پر ایمان لاؤ۔ ایک ہندو کہتا ہے کہ لارڈ کرشن پر ایمان لاؤ۔ پارسی حضرت زرتشت پر ایمان لانے کو کہتا ہے۔ اس حالت میں کوئی بغیر دلائل کس طرح ایمان لائے۔ پس بات صاف ہے کہ جو مذہب سچا ہوگا۔ وہ اپنی حمایت میں دلائل پیش کر سکیگا اگر کوئی مذہب اپنی حمایت میں دلائل نہیں رکھتا۔ تو ظاہر ہے کہ اس کے نہ ماننے کی وجہ سے آدمی زیر الزام نہیں آسکتا۔

مہربانی فرما کر دوسرے احباب کو میرا سلام پہنچا دیجئے۔" زیادہ تسلیم (اردو الفاظ میں)

آپ کا مخلص۔ بی۔ آر چرڈ

B. Orchard.

خاکسار۔ محمد اسحٰق از بمبئی۔

ضرورت ہے کہ نوجوان ——— اپنی زندگیاں وقف کریں

تبلیغ کے کام کے لئے نکلنا پیغمبروں کا کام ہے۔ آج جو شخص اپنی زندگی اس مقصد کے لئے وقف کر دیتا ہے۔ وہ انبیاء کے اسوۂ حسنہ پر چلتا ہے۔ ان دنوں بیرونی ممالک میں مبلغین کی سخت ضرورت ہے۔ مولوی فاضل یا میٹرک پاس۔ قرآن کریم کا ترجمہ جاننے والے۔ کچھ حدیث جاننے والے کچھ عربی جاننے والے۔ اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی کتب کا مطالعہ رکھنے والے نوجوان بہت جلد اپنی زندگیاں وقف کریں

انچارج تحریک جدید قادیان

مجلس عاملہ خدام الاحمدیہ مرکزیہ کی تشکیل

مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ کا نیا سال ماہ تبلیغ ۱۳۲۵ھش سے شروع ہو چکا ہے۔ دستور کے مطابق منتخب شدہ صدر نئے سال کے لئے مجلس عاملہ کے عہدیداران کو نامزد کرتا ہے۔ اس مرتبہ چونکہ ان ایام میں الیکشن کا کام زوروں پر تھا۔ اس لئے اس وقت عہدیداران کی نامزدگی نہ ہو سکی۔ مورخہ ۲۵/۲/۴۶ کو صدر محترم نے نویں سال کے عہدیداران کو نامزد فرما کر مجلس عاملہ مرکزیہ کی حسب ذیل تشکیل فرمائی ہے:۔

- صدر مجلس۔ صاحبزادہ مرزا ناصر احمد صاحب
- نائب صدر و مہتمم کار خاص۔ چوہدری غلام یٰسین صاحب
- معتمد و مہتمم اشاعت۔ خاکسار عباس احمد
- نائب معتمد۔ صاحبزادہ مرزا رفیع احمد صاحب
- مہتمم تربیت و اصلاح۔ شیخ مبارک احمد صاحب
- مہتمم مال۔ چوہدری عبد الباری صاحب
- نائب۔ پروفیسر عبد الرحمٰن صاحب ناصر
- مہتمم ایثار و استقلال۔ چوہدری محمد علی صاحب
- مہتمم وقار عمل۔ چوہدری ظہور احمد صاحب۔
- مہتمم ذہانت و صحت جسمانی۔ صاحبزادہ مرزا مبارک احمد صاحب
- نائب۔ محمد کرامت اللہ صاحب
- مہتمم تعلیم۔ صوفی بشارت الرحمٰن صاحب۔
- مہتمم خدمت خلق۔ ڈاکٹر مرزا منور احمد صاحب
- نائب۔ مولود احمد صاحب۔
- مہتمم اطفال۔ محبوب عالم صاحب خالد
- مہتمم تجنید۔ مرزا بشیر احمد بیگ صاحب
- مہتمم تبلیغ۔ مرزا منور احمد صاحب
- مہتمم تنقید۔ ملک عزیز الرحمٰن صاحب
- محاسب۔ چوہدری عزیز احمد صاحب
- مفتش۔ چوہدری محفوظ الرحمٰن صاحب۔

مجالس نوٹ فرمالیں۔

عباس احمد

معتمد خدام الاحمدیہ مرکزیہ قادیان

جماعتہائے احمدیہ اندرون ہند کے لئے اعلان

اکثر جماعتوں کے عہدیدار تبدیل ہوتے رہتے ہیں۔ لیکن جماعتیں اس کی اطلاع دفتر ہذا کو نہیں بھیجتی ہیں۔ جس کی وجہ سے بعض اوقات مرسلہ چٹھیاں اور لٹریچر واپس آ جاتا ہے۔ اب مورخہ ۲۴؍ کو یوم التبلیغ برائے غیر مسلم اصحاب ہے۔ اس لئے جملہ جماعت ہائے اندرون ہند کی آگاہی کے لئے اعلان کیا جاتا ہے۔ کہ اپنی اپنی جماعت کے پریذیڈنٹ یا امیر اور سیکرٹری تبلیغ یا سیکرٹری نشر و اشاعت کے صحیح پتے نظارت دعوۃ و تبلیغ کو بھیج دیں۔ جن جماعتوں کی طرف سے پتے موصول ہوں گے۔ صرف انہیں ہی یوم التبلیغ کے لئے لٹریچر ارسال کیا جا سکے گا

ناظر دعوۃ و تبلیغ قادیان

مدرسہ احمدیہ میں داخلہ

احباب انگریزی یا ورنیکلر مڈل پاس کرنے والے طلباء کو مدرسہ احمدیہ میں داخل کرائیں۔ کہ آجکل عربی دان مبلغین کی بہت زیادہ ضرورت ہے۔ احباب ابھی سے طلباء جماعت ہشتم کو تحریک شروع کر دیں۔ یہ طلباء تکمیل تعلیم کے بعد تبلیغی ضرورت کے لئے بفضلہ تعالےٰ نہایت مفید ثابت ہوں گے۔

انچارج تحریک جدید قادیان

بمبئی میں احمدی ایجنٹ سے خط و کتابت

"چوہدری محمد اسحاق صاحب نے تحریک جدید کی طرف سے بمبئی میں ایجنٹ ہیں تحریر کیا ہے۔ کہ بعض احباب ان سے مبہم استفسار کرتے ہیں۔ جس سے وقت بھی ضائع ہوتا ہے اور روپیہ بھی۔ اس لئے احباب سے درخواست ہے کہ ان سے جو استفسار کیا جائے معین کیا جائے۔ تاکہ ان کے کام جلد از جلد کئے جا سکیں۔ مثلاً بعض لوگ لکھتے ہیں۔ کہ وہ بمبئی سے کیا کیا اشیاء بھجوا سکتے ہیں۔ اس کی بجائے اگر یہ لکھا جائے کہ فلاں چیز آپ بھجوا سکتے ہیں یا نہیں تو زیادہ بہتر ہوگا۔"

ناظم تجارت۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

تجارتی اطلاعات

گیہوں چاول اور چربی کی عالمگیر قلت

دنیا کے مختلف حصوں سے گیہوں۔ چاول۔ اور چربیوں کی قلت کی خبریں آ رہی ہیں۔ آسٹریلیا ارجنٹائن اور شمالی افریقہ میں پچھلے سال خطرناک خشک سالی کا سامنا ہوا۔ ۱۹۴۵-۴۶ء میں جنوبی افریقہ میں فصلیں اچھی نہیں ہوئیں۔ ہندوستان میں قحط کا شدید خطرہ ہے۔ برطانیہ اور یورپ کو اس سال پہلی ششماہی میں ایک کروڑ ستر لاکھ ٹن گیہوں درآمد کرنے کی ضرورت ہے۔ مگر وہ ایک کروڑ ۲۰ لاکھ ٹن سے بھی کم درآمد کر سکیں گے۔

برطانوی برآمد میں اضافہ

پچھلے چھ مہینوں کی اوسط برآمد کے مقابلہ میں جنوری میں برطانیہ کی برآمد دگنی ہو گئی۔ برآمدی تجارت کے مزدوروں کی تعداد چھ مہینوں میں ۴ لاکھ سے ۹ لاکھ ہو گئی۔ وہاں صنعت کو تیزی کے ساتھ زمانہ امن کے حالات کے مطابق بنایا جا رہا ہے۔

برطانیہ اور امریکہ جانے والا غذائی وفد

۵ر فروری کو مرکزی اسمبلی کے اجلاس میں خوراک کے مباحثہ کے دوران میں ممبر خوراک نے جو اعلان کیا تھا۔ اس کے مطابق ہندوستان کے لئے غلہ حاصل کرنے کے لئے ایک ہندوستانی وفد برطانیہ اور امریکہ جا رہا ہے۔ اس کے رئیس ممبر خوراک آنریبل سر جے۔ پی سریواستوا ہیں اور اس میں سرکاری نمائندوں کے علاوہ بعض سرکردہ غیر سرکاری اشخاص بھی شامل ہیں۔

شکر کی پیداوار

پہلے معلوم ہوا تھا کہ ۱۹۴۵-۴۶ء میں شکر کی تقسیم میں جو دس فی صدی کمی تجویز کی گئی ہے۔ وہ نہیں کی جائے گی۔ مگر اب اس کی کوئی توقع نہیں۔

شکر کے کارخانوں کو گنوں کی مناسب مقدار حاصل کرنے میں دشواری پیش آ رہی ہے۔ شکر کی پیداوار کم ہو جانے کی وجہ سے شکر صرف کرنے والے علاقوں کے شکر کے حصہ رسد میں کمی ناگزیر ہو گئی ہے۔

حکومت نے شکر کی صنعت کو ترقی دینے کے لئے گنوں کی ہندوستانی مرکزی کمیٹی کو ایک کروڑ ۲۵ لاکھ روپیہ دیا ہے۔ جو گنے کی کاشت کو ترقی دینے کے سلسلہ میں ایک فنی ادارہ اور مرکزی زرعی تحقیقاتی اسٹیشن بھی قائم کرے گی۔

مشرقی افریقہ کو ہندوستان کے مال کی برآمد

حکومت ہند کے ٹریڈ کمشنر متعینہ ممباسہ نے اپنی تازہ رپورٹ میں بتایا ہے۔ کہ ہندوستان کے مال کی مشرقی افریقہ میں زیادہ کھپت ہو سکتی ہے۔ لیکن اس مقصد کے لئے یہ ضروری ہے۔ کہ ہندوستان کے کارخانے وہاں کے باشندوں کی ضرورتوں کے مطابق صحیح قسم کی اشیاء کم سے کم قیمتوں پر مہیا کریں۔ رپورٹ میں یہ بھی بتایا گیا ہے۔ کہ وہاں کپڑے پوشاکیں صابون اور سنگھار کی اشیاء۔ عطر۔ مینا کاری کے برتن۔ لوہے کے برتن اور چینی کے برتن کافی مقدار میں فروخت ہو سکتے ہیں۔

ایلومینیم کے برتنوں کی انتہائی قیمت

ایلومینیم کے ڈھلے ہوئے برتنوں کی خوردہ فروشی کی انتہائی قیمت ۲ روپے آٹھ آنہ فی پونڈ مقرر کی گئی ہے۔ ان برتنوں پر تیار کرنے والے کے نام کا ٹھپہ اور قیمت چھاپی جائے گی۔

موٹروں کے فالتو پرزوں کی خوردہ قیمتیں

مرکزی حکومت نے بعض برطانوی اور امریکن کارخانوں کے بنائے ہوئے موٹر کے پرزوں کی انتہائی خوردہ قیمتیں مقرر کر دی ہیں قیمتوں کی فہرستیں قیمت ادا کر کے مینجر سنٹرل پبلیکیشنز برانچ دہلی سے حاصل کی جا سکتی ہیں۔

سو روپیہ والے نوٹ

حکومت کی طرف سے اس افواہ کی تردید کر دی گئی ہے۔ کہ سو روپیہ والے نوٹ زر سے خارج کر دیئے جائینگے۔ اس قسم کی افواہیں پھیلانے والے سزا کے مستحق ہیں۔

ہندوستان کے کچے اور کمائے ہوئے چمڑے

۹ر فروری ۱۹۴۶ء کو محکمہ تجارت کے زیر اہتمام چمڑوں اور کھالوں کے مسئلہ پر غور کرنے کے لئے ایک کانفرنس منعقد ہوئی۔ جس میں متعلقہ انجمنوں کے نمائندوں کے علاوہ متعلقہ سرکاری محکموں کے نمائندے بھی شامل تھے۔ کانفرنس میں تجویز پیش کی گئی کہ کھالوں اور چمڑوں کی زیادہ مقدار ملک میں صرف کی جائے۔ اور چمڑے سے بنی ہوئی اشیاء برآمد کی جائیں۔ لیکن فالتو مقدار برآمد کرنے کی اجازت دے دی جائے۔ اس کے علاوہ چمڑہ پکانے کی صنعت کو بھی ترقی دی جائے۔ برآمد کے چیف کنٹرولر نے نمائندوں کی گرانقدر تجاویز کا شکریہ ادا کیا۔ اور کہا کہ حکومت ان پر مناسب اور ہمدردانہ غور کرے گی۔

تجارتی وفد کی چین کو روانگی

ہندوستان کا ایک تجارتی وفد ۱۳ر فروری کو ہوائی جہاز کے ذریعہ چین روانہ ہو گیا۔ وہ چین کے ساتھ تجارتی تعلقات بڑھانے اور ہندوستان کی پیداوار اور خصوصاً چھوٹے ریشہ والی روئی اور تمباکو کے نکاس کے امکانات کے بارے میں معلومات حاصل کرے گا۔ اور چین کے تجارتی مرکزوں کا دورہ کر کے مارچ میں واپس آ جائے گا۔

ڈاک کی نئی سروسیں

چیکوسلواکیہ کے لئے پارسل کی ڈاک سروس شروع ہو گئی ہے۔ پہلے ناروے کی سروس کے سلسلہ میں کاروباری خط و کتابت صرف اطلاعات کے تبادلہ اور حالات معلوم کرنے تک محدود تھی۔ اب یہ پابندی اٹھا دی گئی ہے۔

تجارتی کانفرنس کا التواء

امریکہ میں ۱۹۴۶ء کے موسم بہار میں قوموں کی ایک ابتدائی کانفرنس منعقد ہونے والی تھی۔ جس کا مقصد یہ تھا۔ کہ دنیا کی تجارت اور روزگار کی توسیع کے متعلق تجاویز پر بحث کی جائے۔ اور بعد میں تجاویز تجارت اور روزگار کی بین الاقوامی کانفرنس کے روبرو پیش کی جائیں۔ اب اول الذکر کانفرنس جون یا جولائی میں منعقد ہوگی۔

اردو تبلیغی لٹریچر

پیارے رسولؐ کی پیاری باتیں	۱—۰—۰
پیارے امام کی پیاری باتیں	۱—۰—۰
اسلامی اصول کی فلاسفی	۰—۸—۰
نماز مترجم بڑی سائز	۰—۴—۰
ملفوظات امام زمان	۰—۴—۰
ہر انسان کو ایک پیغام	۰—۴—۰
اہل اسلام کس طرح ترقی کر سکتے ہیں	۰—۲—۰
دونوں جہان میں فلاح پانے کی راہ	۰—۲—۰
تمام جہان کو چیلنج مع ایک لاکھ روپیہ کے انعامات	۰—۲—۰
احمدیت کے متعلق پانچ سوالات	۰—۲—۰
مختلف تبلیغی رسالے	۱—۴—۰
	۵—۰—۰

جملہ پانچ روپے کا سٹ معہ ڈاک خرچ چار روپیہ میں پہنچا دیا جائیگا۔

۲؍۸ روپے کی کتب دو روپیہ میں پہنچا دی جائیں گی۔

عبداللہ الہ دین سکندر آباد دکن

شباکن

ملیریا کی کامیاب دوا ہے

کونین کے اثرات بد کا شکار ہوئے بغیر اگر آپ اپنے یا اپنے عزیزوں کا بخار اتارنا چاہیں۔ تو شباکن استعمال کریں

قیمت یکصد قرص ۱۲ پچاس قرص ۱۳ر

ملنے کا پتہ

دواخانہ خدمت خلق قادیان

باجازت امور عامہ

قادیان میں باموقع جائداد

(۱) اس وقت میرے پاس مختلف محلہ جات میں نہایت باموقع سکنی قطعات ہیں جو احباب خریدنا چاہیں مجھ سے خط و کتابت کریں۔ (۲) نیز قطعات برائے دکانات قابل فروخت ہیں۔ (۳) چند باموقعہ مکانات مختلف محلہ جات میں قابل فروخت ہیں

(۴) جائیداد کی خرید و فروخت کے متعلق مجھ سے خط و کتابت کریں۔

خاکسار قریشی محمد مطیع اللہ۔ قریشی منزل دارالعلوم قادیان

Digitized by Khilafat Library Rabwah

خط و کتابت کرتے وقت چِٹ نمبر کا حوالہ ضرور دیا کیجئے (مینیجر)

تمہارے طرز کلام سے معلوم ہوتا ہے کہ جیسے تم نے یہ اعزاز محض اپنے بل پر حاصل کیا ہے۔ یاد نہیں کہ یہ میری ہی بچائی ہوئی رقم تھی جس کی بدولت تم نے یہ ہنر سیکھا۔ اس میں شک نہیں کہ تم بہت ہونہار ثابت ہوئے، مگر . . . میں روپیہ جمع نہ کرتا تو آج تم کو اتنا عمدہ روزگار حاصل نہ ہوتا"۔

یہ اب سے بارہ برس بعد، ایک نازاں باپ اور شاداں لڑکے کے درمیان خیالی گفتگو سہی، مگر حقیقت سے دُور نہیں۔ ہمارا ملک آئندہ بڑی تیزی سے ترقی کی منزلیں طے کرے گا اور نوجوانوں کے لئے نہایت عمدہ مواقع پیدا ہوں گے جس طرح ہندوستان کو ترقی کے لئے سرمایہ کی ضرورت ہوگی، اسی طرح نوجوانوں کو بھی تعلیم و تربیت کیلئے روپیہ درکار ہوگا۔ اسے فراہم کرنے کے لئے آپ کو اس وقت کفایت اور جُزرسی سے کام لینے کی ضرورت ہے۔

کل کا فکر آج کیجئے
جتنا بچا سکیں بچا لیجئے

مگر اپنی رقم کسی ایسی مد میں لگایئے جہاں یہ محفوظ رہے، اور وقت ضرورت آپ کو مل سکے۔
نیشنل سیونگز سرٹیفیکیٹس، سرکاری قرضے، ڈاکخانے کا سیونگز بینک کھاتہ، بیمہ پالیسی، انجمن امداد باہمی اور بینک کا بچت کھاتہ یہ سب مدیں محفوظ بھی ہیں اور فائدہ مند بھی۔ زمین۔ عمارات خام یا صنعتی اشیا اور جواہرات خرید کر اپنی رقم کو خطرے میں نہ ڈالئے۔ یہ آجکل بڑے خسارے کا سودا ہے۔
مستقبل کے لئے بچایئے اور احتیاط سے لگایئے۔

گورنمنٹ آف انڈیا کے محکمۂ فائینس نے شائع کیا

طبیہ عجائب گھر کی اکسیری ایجاد

اکسیری قبض کشا گولیاں

یہ گولیاں عارضی اور دائمی قبض اور اُن تمام عوارضات کے لئے جو قبض کا لازمی نتیجہ ہوتے ہیں۔ اور اُن اصحاب کے لئے جنہیں روزانہ قبض کشائی مقصود ہو۔ نہایت ہی مجرب اکسیر دوا ہے۔ ان کے استعمال سے متلی۔ قے۔ بے چینی۔ گھبراہٹ پیٹ میں درد۔ پیچش وغیرہ کی شکایات جو عموماً قبض کو دفع کرنے والی ادویات سے ہو جاتی ہیں۔ بالکل نہیں ہوتیں خاص الخاص بے ضرر اور بے نظیر اکسیر ہے۔ ایک دو گولیاں رات کو سوتے وقت پانی یا دودھ سے نگل لینے سے صبح کھل کر اجابت ہوتی ہے۔ تین چار گولیوں سے کھل کر دو یا تین دست آجاتے ہیں۔

قیمت ایک روپیہ کی تیس گولیاں

ضروری نوٹ:۔ ہمارے ہاں کئی قسم کی قبض کشا گولیاں ہیں۔ اس لئے جو اصحاب مذکورہ بالا بے ضرر گولیاں طلب فرمائیں وہ وضاحت سے ان گولیوں کا نام

"اکسیری قبض کشا گولیاں"

تحریر فرمائیں:۔

مینیجر طبیہ عجائب گھر (رجسٹرڈ)
قادیان

ضرورت رشتہ

ضلع شیخوپورہ کے ایک معزز زمیندار کو اپنی لڑکی کے لئے رشتہ کی ضرورت ہے۔ لڑکی میٹرک تک تعلیم یافتہ اور امور خانہ داری سے بخوبی واقف ہے۔ لڑکا تعلیم یافتہ برسر روزگار اور عباسی قوم سے ہو۔ خواہشمند احباب مندرجہ ذیل پتہ پر خط و کتابت کریں

ع۔ معرفت مینیجر الفضل قادیان

Digitized by Khilafat Library Rabwah

Digitized by Khilafat Library Rabwah

تازہ اور ضروری خبروں کا خلاصہ

بمبئی ۲۰ فروری۔ بحری بیڑے کے بڑے بڑے افسر بذریعہ ہوائی جہاز دہلی سے یہاں پہنچ گئے ہیں۔ تاکہ مظاہرین کی وجہ سے شہر میں جو حالت پیدا ہوگئی ہے۔ اس کا عینی مشاہدہ کریں۔

بٹاویہ ۲۰ فروری۔ کل شہر کے پاس ہندوستانی فوجوں کے ساتھ انڈونیشی انتہا پسندوں کی جھڑپ ہوگئی۔ جس کے نتیجہ میں ایک ہندوستانی سپاہی مارا گیا۔ اور سات گھائل ہوئے۔

دہلی ۲۰ فروری۔ وار ٹرانسپورٹ ممبر سر ایڈورڈ بنتھال نے آج اسمبلی میں عام بحث کے دوران میں ایک سوال کا جواب دیتے ہوئے بتایا۔ کہ ریلوے انجن اور ڈبے تیار کرنے کے لئے کیا کیا جا رہا ہے۔ آپ نے کہا۔ ہر سال آٹھ سو ڈبوں کی ضرورت ہوتی ہے۔ جو یہاں تیار ہو سکتے ہیں۔ اور دو سو انجنوں کی سالانہ ضرورت ہوتی ہے۔ ان کی تیاری کے لئے کینیڈا کو آرڈر دیا گیا ہے۔ مگر اب اس آرڈر کو واپس نہیں لیا جا سکتا۔ کچرا پارا اور سنگھ بھوم کے کارخانے ۸۰ اور ۵۰ انجن علی الترتیب سالانہ تیار کر سکتے ہیں۔ جو ضرورت کے لحاظ سے ناکافی ہیں۔ لیکن اگر انتظامات اور مشینری کی طرف خاص توجہ دی جائے۔ تو ۱۹۵۱ء یا ۱۹۵۲ء تک ضرورت کے مطابق انجن اور ڈبے تیار ہو سکیں گے۔

بمبئی ۲۰ فروری۔ برطانوی کیبنٹ کے تین ممبروں کے ہندوستان آنے کے اعلان پر رائے زنی کرتے ہوئے مسٹر جناح نے کہا۔ کہ میں بار بار کہہ چکا ہوں کہ مسلم لیگ اس بات کی مخالفت کرے گی۔ کہ ملک میں آئین تیار کرنے والی صرف ایک ہی جماعت بنائی جائے اور ایک ایگزیکٹو بنائی جائے۔ اس کی کوئی ضرورت نہیں ہے۔ سب سے پہلے پاکستان قائم کیا جائے۔ پھر بعد میں دیکھا جائے گا۔ کہ کس طرح کی مجلس آئین ساز کی ضرورت ہے۔

لاہور ۲۰ فروری۔ پنجاب کی مزید ۷ نشستوں کے نتائج کا آج اعلان ہوگیا۔ جن میں ۵ میں مسلم لیگ ایک میں کانگرس اور ایک میں سکھ کامیاب ہوئے۔ مسلم لیگ کے کامیاب ہونے والے امیدوار حسب ذیل ہیں۔ چوہدری ظفر اللہ خاں (راجانہ) راجہ غضنفر علی (پنڈ دادنخاں) ملک عزیز الدین (لائلپور) چوہدری انور خاں (جڑانوالہ)

لاہور ۲۰ فروری۔ حکومت پنجاب نے حکم جاری کیا ہے۔ کہ ضلع لاہور۔ شیخوپورہ۔ منٹگمری۔ گوجرانوالہ۔ سیالکوٹ اور گورداسپور کی منڈیوں سے چاول اور دھان باہر نہ بھیجا جائے۔

پشاور ۲۰ فروری۔ ڈاکٹر خان صاحب وزیر اعظم سرحد نے کل ایک جلسہ میں تقریر کرتے ہوئے کہا۔ کہ میری کیبنٹ کا سب سے پہلا کام یہ ہوگا۔ کہ چور بازار کا خاتمہ کیا جائے۔ اور راشن سٹاک کرنے والوں کے خلاف سخت کارروائی کی جائے۔

لنڈن ۱۹ فروری۔ اخبار "نیوز ورلڈ" رقمطراز ہے۔ کہ مصر کی سیاسی صورت حالات انتہائی نازک ہوگئی ہے۔ اس کی ایک وجہ یہ ہے۔ کہ مشرق بعید کے چھوٹے چھوٹے ممالک آزادی کا مطالبہ کر رہے ہیں۔ اس لئے مصر بھی حساس ہوگیا ہے۔ اور وہ دنیا کی نگاہوں میں اپنی حالت بہتر بنانا چاہتا ہے۔ دوسری وجہ یہ ہے۔ کہ پچھلے ۲۵ سال میں مصر میں تعلیم کے میدان میں کافی ترقی ہوئی ہے۔ ۱۹۱۹ء میں جو بچے سکولوں میں پڑھتے تھے وہ اب ذمہ دار آدمی بن گئے ہیں۔ گویا ایک بالکل نئی نسل پیدا ہو چکی ہے۔

بٹالہ ۱۹ فروری۔ احراریوں اور لیگیوں کے تصادم کے سلسلے میں جن ۱۲۵ احرار والنٹیرز کو گرفتار کیا گیا تھا۔ ان کے خلاف مقدمات گورداسپور کی ایک عدالت میں منتقل کر دیئے گئے ہیں۔ ۲۵ گرفتار شدہ احرار والنٹیرز میں سے ۱۱ والنٹیرز سیالکوٹ کے ہیں۔

لدھیانہ ۱۹ فروری۔ ضلع لدھیانہ کے مسلم ووٹوں کی سارٹنگ تھی۔ تقریباً ۲ بجے بجلی کی طرح یہ خبر سارے شہر میں پھیل گئی۔ کہ جگراؤں کے بکس سے جعلی ووٹوں کے ۸ بنڈل نکلے ہیں۔ تحقیقات پر معلوم ہوا۔ کہ تقریباً ڈیڑھ سو ووٹوں کو تہ کر کے بنڈلوں کی صورت میں بکس کے اندر ڈال دیا گیا تھا۔

لاہور ۱۹ فروری۔ مولانا ابو الکلام آزاد ۲۲ فروری کو پشاور جائیں گے۔ اور واپسی پر ۲۶ فروری کو وارد لاہور ہوں گے۔

ٹوکیو ۱۹ فروری۔ آج جاپان کی تاریخ میں پہلی دفعہ شاہ جاپان ہیرو ہیٹو نے بازاروں میں گشت کیا۔ اور عام مزدوروں سے بات چیت کی۔ اس مظاہرے کا مقصد یہ تھا۔ کہ عوام کو احساس ہو سکے۔ کہ شاہ جاپان بھی ایک عام انسان ہے۔

کلکتہ ۱۹ فروری۔ مسٹر سہروردی نے اہل کلکتہ سے اپیل کی ہے۔ کہ گذشتہ حادثات میں گرجا کو جو نقصان پہنچا ہے اس کی تلافی کے لئے چندہ دیں۔ تاکہ گرجا کے لئے بہتر سامان مہیا کیا جا سکے۔

کلکتہ ۱۹ فروری۔ آج بنگال کے نئے گورنر مسٹر بروز نے اپنے عہدے کا حلف اٹھایا۔ اور سابق گورنر بنگال مسٹر کیسی اور مسز کیسی فلپائن کے راستہ سے ہوائی جہاز پر آسٹریلیا روانہ ہو گئے۔

لنڈن ۱۹ فروری۔ پریوی کونسل میں حکومت پنجاب کے منظور کردہ ایکٹ انتقال اراضی کے خلاف اپیل دائر کی گئی تھی۔ اپیل کنندگان کا دعویٰ یہ تھا۔ کہ صوبائی حکومت ایسا کوئی ایکٹ منظور کرنے کی مجاز نہیں۔ پہلے یہ مقدمہ سیالکوٹ کے جج نے مسترد کر دیا تھا۔ لاہور ہائیکورٹ اور فیڈرل کورٹ نے بھی اپیل منظور نہیں کی تھی فیڈرل کورٹ کے فیصلے کے خلاف پریوی کونسل میں اپیل دائر کی گئی۔ پریوی کونسل کے ججان نے فیصلہ دیا ہے۔ کہ صوبائی مجلس قانون ساز اس ایکٹ انتقال اراضی ترمیمی ۱۹۳۸ء کو منظور کرنے کی مجاز نہیں تھی۔

واشنگٹن ۱۹ فروری۔ امریکہ میں ایک ایسی بڑی مشین تیار کی جا رہی ہے۔ جو چوبیس گھنٹے کے اندر اندر ایک سستا گھر تیار کر سکے گی یہ مشین ٹکساس میں تیار ہو رہی ہے۔ اس کے اندر جس سائز کا گھر بنانا ہو۔ اس سائز کا فریم ڈال دیا جائے گا۔ پھر سیمنٹ ڈالا جائے گا۔ ۲۴ گھنٹے کے بعد مشین کو جب جگہ سے ہٹا دیا جائے گا۔ تو رہنے کے لئے مکمل گھر نظر آئے گا۔

بیت المقدس ۱۹ فروری۔ فلسطین کے متعلق اینگلو امریکن کمیشن ۶ مارچ کے قریب فلسطین پہنچ جائے گا۔ اور وہ اواخر مارچ تک فلسطین میں ہی رہے گا۔

ڈھاکہ ۱۹ فروری۔ بنگال آسام ریلوے کے دو سٹیشنوں ڈھاکہ اور نرائن گنج کے درمیان فسادیوں نے دو گاڑیاں جلا دیں۔ ہجوم نے پہلے مسافروں کو گاڑیوں سے اتر جانے کا حکم دیا۔ پھر ان کو آگ لگا دی۔ جس سے بہت زیادہ نقصان ہوا۔ ان دونوں سٹیشنوں کے درمیان ساڑھے تین گھنٹے تک گاڑیوں کی آمد و رفت نہ ہو سکی۔ کلکتہ کے فائرنگ پر احتجاج کرتے ہوئے نرائن گنج میں ہڑتال کرنے کے بعد ہجوم نے سٹیشن پر حملہ بول دیا اور مظاہرہ کرتے رہے۔

نئی دہلی ۱۸ فروری۔ آج بہادر گڑھ کیمپ سے آزاد ہند فوج کے ۵۰ ارکان رہا کر دیئے گئے۔

دہلی ۲۰ فروری۔ گورنر بہار وائسرائے ہند سے ملاقات کرنے کے لئے یہاں پہنچ گئے ہیں۔ ملاقات کا مقصد خوراک کی حالت کے متعلق بحث و تمحیص کرنا ہے۔

واشنگٹن ۲۰ فروری۔ ایک مشترکہ فوڈ بورڈ نے فیصلہ کیا ہے کہ ۱۹۴۶ء کے پہلے چھ مہینوں میں ہندوستان کو چار لاکھ ٹن گندم بھیجی جائے گی۔ چاولوں کے متعلق کوئی فیصلہ نہیں ہوا۔ امید ہے کہ جب ہندوستانی فوڈ ڈیلیگیشن یہاں پہنچ جائے گا۔ کوٹہ مقرر کر دیا جائے گا۔

کلکتہ ۲۰ فروری۔ آج مولانا ابو الکلام آزاد نے ایک بیان میں بتایا۔ کہ برطانوی کیبنٹ کے وزیروں کے وفد کو ہندوستان بھیج کر برطانوی حکومت نے بہت دانشمندی اور موقعہ شناسی کا ثبوت دیا ہے۔ اور یہ دیکھ کر کہ سر سٹیفورڈ کرپس بھی اس وفد کے ممبر ہوں گے مجھے بہت خوشی ہوئی۔ یہ الگ بات ہے کہ وہ سکیم جو انہوں نے پیش کی تھی ملک نے پسند نہ کی۔ لیکن ان کے نیک ارادوں پر کوئی شک نہیں۔

ماسکو ۲۰ فروری۔ ایران کے وزیر اعظم یہاں پہنچ گئے ہیں۔ آج ہوائی اڈہ پر آپ کا استقبال کیا گیا۔

امرتسر ۲۰ فروری۔ آج امرتسر اور لائلپور میں گندم کی منڈیاں بند رہیں۔

لاہور ۲۰ فروری۔ پنجاب اسمبلی کی کل ۱۷۵ نشستیں ہیں۔ اسوقت ۱۰۹ نشستوں کا نتیجہ نکل چکا ہے۔ جس میں مختلف پارٹیوں کی پوزیشن یہ ہے لیگ ۳۶۔ کانگرس ۳۰۔ یونینسٹ ۱۴۔ اکالی ۱۶۔ آزاد ۴

لنڈن ۲۰ فروری۔ جو وفد ہندوستان آ رہا ہے۔ اس کے ممبران میں وزیر ہند لارڈ پیتھک لارنس۔ سر سٹیفورڈ کرپس۔ اے وی الیگزنڈر۔